REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTEL REGISTRATION NO. P.GDP.-6.

جلد ۳۸   شمارہ ۴۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر :- عبد الحق فضل

نائب :- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۶۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ پچیس پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — 143516

۹ ربیع الثانی ۱۴۱۰ ہجری   ۹ نبوت ۱۳۶۸ ہش   ۹ نومبر ۱۹۸۹ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمہ تن مہمات دینیہ سر کرنے میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت ٹھیک ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام حضور پر نور کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابیوں کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منظور شدہ پروگرام صد سالہ احمدیہ جشن تشکر کے تحت اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ یہ چونکہ صد سالہ جشن تشکر کا سال ہے اس لئے احباب زیادہ سے زیادہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہو کر اس کی روحانی برکات سے مستفید ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے کشفاً بتایا گیا ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بادشاہ داخل ہوں گے

میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں!

"اب میری حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر کوئی خواب بھی آتا ہے تو میں اسے اپنی ذات یا نفس سے مخصوص نہیں سمجھتا بلکہ ..... اپنی جماعت ہی کے متعلق سمجھتا ہوں اور میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ اپنے نفس کا ذرا بھی خیال نہیں ہوتا۔ چنانچہ رات میں نے دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اس کی حلاوت اس قدر ہے کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی۔ بایں ہمہ میں اس کو پیئے جاتا ہوں۔ اور میرے دل میں یہ خیال بھی گزرتا ہے کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے، اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں مگر اس پر بھی میں اس پیالے کو پی گیا۔ شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے۔ اور یہ ..... ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے۔"
(ملفوظات جلد اول (جدید) صفحہ ۱۸۱)

"مجھے بڑے ہی کشف صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ ملوک (بادشاہ) بھی اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ یہاں تک کہ وہ ملوک مجھے دکھائے بھی گئے ہیں۔ وہ گھوڑوں پر سوار تھے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں تجھے یہاں تک برکت دوں گا کہ **بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔**"
(ملفوظات جلد اول (جدید) صفحہ ۳۰۶)

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا اور یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر و کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔"
(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰-۲۱)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

پاکستان میں

جماعتِ احمدیّہ کی موجودہ مخالفت کا نقشہ

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہٗ کے عارفانہ منظوم کلام میں

جنابِ مولوی تشریف لائیں گے تو کیا ہوگا
وہ بھڑکائیں گے لوگوں کو مگر اپنا خدا ہوگا

یہی ہوگا نا غصّہ میں وہ ہم کو گالیاں دیں گے
سُنائیں گے وہ کچھ پہلے نہ جو ہم نے سُنا ہوگا

ہم اُن کی تلخ گفتاری پہ ہرگز کچھ نہ بولیں گے
جو بگڑے گا تو اُن کا مُنہ ہمارا حرج کیا ہوگا

وہ کافر اور ملحد ہم کو بتلائیں گے ممبر پر
ہمارے زندقہ کا فتویٰ سب میں برملا ہوگا

کہیں گے قتل کرنا اس کا جائز بلکہ واجب ہے
جو اس کو قتل کر دے گا وہ محبوبِ خدا ہوگا

جو اس کا مال لُوٹے گا وہ ہوگا داخلِ جنّت
جو حملہ اس کی عزّت پر کرے گا باصفا ہوگا

جو اس کے ساتھ چھُو جائے گا اچھوتوں کی طرح ہوگا
جو اس سے بات کر لے گا وہ شیطاں سے بُرا ہوگا

ہر اِک جاہل یہ باتیں سُن کے بھر جائے گا غُصّہ سے
ہمارے قتل پر آمادہ ہر چھوٹا بڑا ہوگا!!

وہ جن کے پیار و اُلفت کی قسم کھاتے تھے ہم اب تک
ہر اِک اُن میں سے کل پیاسا ہمارے خُون کا ہوگا

تعلق چھوڑ دیں گے باپ ماں بھائی برادر سب
جو اَب تک یارِ جانی تھا وہ کل نا آشنا ہوگا

وہ جس کی صحبت و مجلس میں دن اپنے گزرتے تھے
ہمارے ساتھ اس کا کل سُلوکِ ناروا ہوگا

ہماری سنگ باری کے لئے پتھر چُنیں گے سب
کمر میں ہر کس و ناکس کے اِک خنجر بندھا ہوگا

اکابر جمع ہو کر بھنگیوں کے گھر بھی جائیں گے
کہیں گے گر کرو گے کام اُن کا تو بُرا ہوگا

اگر سودے کی خاطر ہم کبھی بازار جائیں گے
ہر اِک تاجر کہے گا جا میاں! ورنہ بُرا ہوگا

ہمارے واسطے دُنیا بنے گی ایک ویرانہ
سوا اُس یارِ جانی کے نہ کوئی دوسرا ہوگا

ہمیں وہ ہر طرف سے ڈھانپ لے گا اپنی رحمت سے
جو آنکھوں میں بسا ہوگا تو دِل میں وہ چھپا ہوگا

تبھی توحید کا بھی لُطف آئے گا ہمیں صاحب
زمیں پر بھی خدا ہوگا فلک پر بھی خدا ہوگا

سمجھتے ہو کہ یہ سب کچھ ہمارے ساتھ کیوں ہوگا؟
یہ ظلمِ ناروا کس وجہ سے ہم پر روا ہوگا؟

ہمارا جُرم بس یہ ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں!
کہ جب ہوگا اِسی اُمّت سے پیدا رہنما ہوگا

نہ آئے گا مسلمانوں کا رہبر کوئی باہر سے
جو ہوگا خود مسلمانوں کے اندر سے کھڑا ہوگا

ہمارے سیّد و مولیٰ نہیں محتاج غیروں کے
قیامت تک بس اب دورہ انہی کے فیض کا ہوگا

جو اپنی زندگی ان کی غلامی میں گزارے گا
بنے گا رہنمائے قوم فخر الانبیاء ہوگا

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۹ء
میں بیرونی ممالک کے احباب کی شمولیت

بھارت سرکار نے مورخہ ۱۶ تا ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹ء جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے بیرونی ممالک کے احمدی احباب کو قادیان کا ویزا دینے کی اطلاع بھارتی ایمبیسیوں کو بھجوا دی ہے لہذا احباب اپنے رشتہ داروں کو اس کی اطلاع بھجوا سکتے ہیں کہ وہ اپنے اپنے ملک کے مشنری انچارج سے اور پاکستان میں محترم ناظر صاحب خدمتِ درویشان سے رابطہ قائم کر کے مزید معلومات حاصل کر لیں۔

ناظر امورِ عامّہ قادیان

اعلاناتِ نکاح

(۱) مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے برادرِ نسبتی مکرم شمیم الرّب صاحب آف گونڈہ کی بچی عزیزہ راشدہ بیگم ایم۔ اے کا نکاح عزیزہ مکرم منور احمد صاحب شاہد ابن مکرم خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم قادیان سے مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ مکرم مولوی صاحب موصوف نے اعانتِ بدر میں پچاس روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہُ اللہ تعالیٰ۔

(۲) مکرم عبد الرحیم صاحب ساجد بالسہ یاری پورہ (کشمیر) سے تحریر فرماتے ہیں:۔
مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۹ء کو محترم و مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج مشنری صوبہ کشمیر نے مکرم جلال الدین صاحب شاہ صدر جماعتِ احمدیہ میشہ وار کے گھر پر منعقدہ ایک تقریب میں دو اعلاناتِ نکاح کئے جن کی تفصیل اس طرح ہے:۔

عزیزم مشتاق احمد صاحب شاہ ولد مکرم جلال الدین صاحب شاہ ساکن میشہ وار کا نکاح عزیزہ امۃ الجمیل صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب ناظر ساکن یاری پورہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر اور عزیزم مظفر احمد صاحب ٹاک ولد مکرم غلام نبی صاحب ناظر ساکن یاری پورہ کا نکاح عزیزہ دُرِّ ثمین صاحبہ بنت مکرم جلال الدین صاحب شاہ ساکن میشہ وار کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ ایجاب و قبول کے بعد مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر صُوبائی نے دُعا کرائی۔ اس مبارک موقعہ پر طرفین کی طرف سے مبلغ تیس روپے اعانتِ بدر اور مبلغ ڈیڑھ سو روپے چندہ تعمیر مسجد احمدیہ یاری پورہ کے لئے ادا کئے۔ قارئینِ بدر سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن رشتوں کو سب کے لئے باعثِ خیر و برکت اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔
(عبد الحق فضل ایڈیٹر بدر)

(۳) مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۸۹ء بروز منگل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے بعد نمازِ عصر مسجد مبارک قادیان میں مکرمہ واجدہ احمدی صاحبہ بنت مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب مرحوم ساکن جلال کوچہ حیدر آباد کا نکاح عزیز مکرم محمد منصور علی عرف محمد افتخار علی صاحب ابن مکرم محمد خورشید علی صاحب مرحوم ساکن ہری باؤلی حیدر آباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ عزیز محمد منصور علی صاحب نے اس موقعہ پر اعانتِ بدر اور شکرانہ فنڈ میں دس دس روپے ادا کئے ہیں۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے باعثِ رحمت و برکت و مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

درخواستِ دُعا

عزیز نعیم احمد شریف متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان لکھتے ہیں کہ مکرم مسعود احمد صاحب سورب کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی والدہ صاحبہ کی ایک آنکھ کا آپریشن بھی ہُوا ہے۔ مگر ابھی تک آنکھ کمزور ہے۔ لہٰذا ان کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر اور بینائی کی بحالی کے لئے نیز مکرم مسعود احمد صاحب کی پڑھائی میں نمایاں کامیابی کے لئے اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

★ مکرم سیّد شوکت علی صاحب کرنول (آندھرا)، اپنے کاروبار میں برکت، پریشانیوں کے ازالہ اور سب بھائی بہنوں کی دینی و دنیوی ترقیات اور صحت و سلامتی کے لئے درخواستِ دُعا کرتے ہیں۔

خطبۃ جمعۃ المبارک

قربانیوں کی عید جس دن آئی یہ وہی دن ہے جس دن اس صدی کی بلکہ اس دور کی سب سے عظیم شہادت واقع ہوئی یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو شہید کیا گیا احمدی شہداء کا خون ضائع ہونے والا نہیں ہے اس ایک ایک قطرے کا ظالموں سے حساب لیا جائے گا اور اس کا ایک ایک قطرہ جماعت احمدیہ کیلئے نئی بہاریں لے کر آئے گا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۱ وفا (جولائی) ۱۳۶۸ ہش / ۱۹۸۹ء بمقام مسجد طٰہٰ سنگاپور

محترم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر [illegible] لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۙ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۙ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ؕ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۙ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ؕ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ

(سورۃ البروج: آیات ۲ تا ۱۰)

اور پھر فرمایا کہ:۔

امسال جو جماعت احمدیہ کی اگلی صدی کا پہلا سال ہے۔ قربانیوں کی عید جس دن آئی، یہ وہی دن ہے جس دن اس صدی کی بلکہ اس دور کی سب سے عظیم شہادت واقع ہوئی یعنی

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو ۱۴ جولائی ۱۹۰۳ء کو شہید کیا گیا

اس کے بعد ہماری اگلی صدی کی قربانیوں کی پہلی عید کے دن بعینہ یہ وہی تاریخ تھی۔ اس وجہ سے میں نے عید کے خطبہ کا موضوع وہی شہادت بنایا اور میرے دل پر اس بات کا گہرا اثر تھا اور میں سمجھتا تھا کہ یقیناً اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حکمت اور پیغام ہے اور یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں۔ اسی وجہ سے اُس خطبہ میں میں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہوسکتا ہے جماعت احمدیہ کو اس غرض کے لئے تیار کیا گیا ہو اور ذہنی طور پر ہماری توجہ اس طرف مبذول کروائی جارہی ہو کہ ہماری قربانیوں کا دور ابھی ختم نہیں ہوا اور جیسی شہادت حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید نے خدا کے حضور پیش کی تھی اُسی قسم کی شہادتوں کا مطالبہ پھر آسمان کی طرف سے جاری ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس میں ایک خوشخبری بھی ہے اور وہ خوشخبری بھی بہت ہی عظیم ہے۔ خوشخبری یہ ہے کہ عید جن قربانیوں کی یاد میں ہم مناتے ہیں ان قربانی اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں جو اس قربانی کے نتیجہ میں بعد میں پیدا ہوئیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اجر کے بغیر نہیں چھوڑا بلکہ قربانیوں کی نسبت سے غیر معمولی اجر دنیا کو عطا فرمایا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہوئے تھے، اس کے بدلے آپ کو تمام دنیا کا ہی نہیں تمام انبیاء کا باپ قرار دیا گیا۔ پس اس پہلو سے جماعت کو قربانیوں کے لئے تیار رہنے کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے وہاں یہ یقین بھی دلایا گیا ہے کہ کسی قیمت پر، کسی صورت میں تمہاری قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ تمہیں عظیم الشان پھل عطا کرے گا اور انہی قربانیوں کے نتیجے میں تمام دنیا میں

جماعت احمدیہ کے غلبے کے سامان پیدا ہوں گے

عید کے خطبے کے دوران مجھے یہ خیال نہیں تھا کہ میرا یہ اندازہ اتنی جلد درست ثابت ہوگا جتنی جلد بعد کے حالات نے دکھایا کہ یہ اندازہ درست تھا۔ چنانچہ عید کے تین ایام ابھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ چک سکندر گجرات کو ایک ایسی عظیم الشان اور تاریخی قربانی پیش کرنے کا موقعہ عطا ہوا کہ جس کی مثال دنیا میں کم ملتی ہے۔ جماعت احمدیہ چک سکندر کی طرف سے گذشتہ کچھ عرصے سے یعنی ایک سال سے بھی زائد عرصہ ہوا مسلسل اس بات کی اطلاعیں مل رہی تھیں کہ وہاں احمدیت کا دشمن نہایت گندے اور بھیانک منصوبے بنا رہا ہے۔ اور دن رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کی جاتی ہے اور احمدیوں کو گلیوں میں چلتے ہوئے طعنے دے کر اور مختلف قسم کے تمسخر کا نشانہ بنا کر ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بچیوں کو بھی چھیڑا جاتا ہے بچوں کو بھی چھیڑا جاتا ہے اور بار بار جماعت کی طرف سے مجھے یہ اطلاع دیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار بھی کیا گیا کہ ہمیں قربانی کی اجازت دی جائے۔ ہم اس قسم کی ذلت اور رسوائی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ ہم اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن چونکہ ہمیں امام کا حکم نہیں، اس لئے ہم مجبور ہیں۔ تھوڑے ہیں تب بھی کوئی حرج نہیں۔

ہم سب قربانی کے لئے حاضر ہیں

صرف ہمیں اجازت چاہیئے۔

چک سکندر میں جماعت کے حالات یہ ہیں کہ [illegible] اکثر نوجوان گاؤں سے باہر جا چکے ہیں۔ چنانچہ جب میں جرمنی دورے پر گیا تو

میں نے چک سکندر کے بہت سے نوجوان دیکھے۔ اُن میں سے ایک نوجوان، جس کے کچھ عزیز پیچھے رہ گئے تھے بہت ہی درد ناک طریق پر مجھ سے لپٹ کے رویا اور اُس نے اس فکر کا اظہار کیا کہ یہاں میرا اس لئے دل نہیں لگ رہا کہ میرے ماں باپ یا کوئی عزیز، جو اُس نے بتائے چک سکندر میں ہیں اور ان کو شدید خطرہ ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی جاکر اپنی جان اُس خطرے میں پیش کروں اور اگر ان کو بچانے کے لئے کوئی کوشش ہو سکتی ہے تو میں بھی کوشش کروں۔ میں نے اس کو سمجھایا کہ اللہ تعالےٰ ان کی حفاظت فرمائے اور جو قربانیاں خدا تعالےٰ نے پاکستان میں جماعت کی لینی ہیں اُس تقدیر کو تو آپ بدل نہیں سکتے اس لئے آپ یہاں رہیں اور یہاں رہ کر جو خدمت دین سرانجام دے سکتے ہیں، وہ ادا کرتے رہیں۔ چنانچہ میری اس نصیحت کے نتیجے میں وہ نوجوان واپس نہیں گئے۔

اس کے بعد جو حالات پیدا ہوئے ہیں، ان میں آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ چک سکندر میں سوائے چند بوڑھوں کے اور عورتوں اور بچوں کے اِلَّا ماشاء اللہ چند جوان بھی تھے، باقی سب جماعت کمزوروں پر منحصر تھی اور اس کے باوجود ان کے خطوط سے قطعاً کسی قسم کے خوف کا کوئی بھی اظہار کبھی بھی نہیں ہوا بلکہ ہر خط سے غیر معمولی جرأت اور حوصلہ اور قربانی کی خواہش عیاں ہوتی تھی پس خدا تعالےٰ کی یہ عجیب شان ہے کہ عید کے ۳ دن ابھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ۔

جماعت کے مخالفین نے ایک ایسا بھیانک اور ظالمانہ منصوبہ جماعت کے خلاف بنایا اور اس پر عمل کیا کہ جو دنیا کے کسی بھی اخلاقی معیار کے رو سے کسی بھی انسان کو زیب نہیں دیتا، خواہ وہ دنیا کے کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو یا کسی مذہب سے بھی تعلق نہ رکھتا ہو۔

اور یہ جو نہایت ہی خوفناک بہیمانہ ذلیل حرکت کرنے کی اُن کو توفیق ملی، یہ قربانی کے دن ہی یعنی جس دن حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بچے کی قربانی پیش کرنے کے لئے خدا کے حضور حاضر ہوئے، اُس دن معصوموں کی قربانی لینے کا یہ بہیمانہ منصوبہ بنایا گیا۔ اور اس واقعہ کا حضرت ابراہیمؑ کی قربانی سے ایک اور بھی تعلق ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی آگ میں پھینک کر زندہ جلانے کا منصوبہ بنایا گیا اور اس گاؤں میں بھی ۱۰۰ سے زائد احمدی گھروں کو بھی آگ لگا کر احمدیوں کو ان گھروں میں زندہ جلانے کا منصوبہ بنایا گیا اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ ۱۶ تاریخ کی صبح کو مینڈھوں کی لڑائی کے بہانے سارے گاؤں کو باہر اکٹھا کیا گیا اور سکیم یہ تھی کہ وہاں اکٹھے ہو کر سارے گاؤں کی ناکہ بندی کی جائے اور پھر جماعت پر حملہ کیا جائے۔ یہ تقدیر تھی کہ اس سکیم کا جماعت کو اس سے کچھ عرصہ پہلے اس طرح علم ہوا کہ ابھی وہ وہاں اکٹھے تھے کہ جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ مظفر احمد صاحب کا وہاں سے گذر ہوا اور کچھ لوگ برداشت نہ کر سکے اور بجائے اس کے کہ انتظار کرسکے، جیسا کہ منصوبہ تھا۔ اچانک حملہ ہوتا۔ انہوں نے پہلے مظفر احمد صاحب پر حملہ کر دیا اور اللہ تعالےٰ نے ان کو توفیق دی کہ وہ جان بچا کر ان کے نرغے سے نکل کر گاؤں پہنچ گئے۔ اور اس کے علاوہ باوجود اس کے کہ کثرت سے لوگ مقابل پر تھے، اپنے مقابل کے ایک آدمی کو بھی انہوں نے زخمی کیا اور گاؤں میں واپس پہنچ کر جماعت کو متنبہ کر دیا کہ کیا ہونے والا ہے۔ چنانچہ جب یہ ناکہ بندی کر کے اور مختلف گروہ گاؤں سے نکلنے کے رستوں پر مقرر کر کے کہ کوئی احمدی بچ کے نکل نہ سکے، واپس گاؤں میں پہنچ کر حملہ آور ہوئے تو جماعت

احمدیہ اپنے دفاع کے لئے تیار تھی اور باوجود اس کے کہ میں نے اُن کو مسلسل صبر کی ہی تلقین کی لیکن گذشتہ ایک خطبے میں میں نے یہ بھی عام اعلان کر دیا تھا کہ میں اب آپ کو اپنے دفاع سے نہیں روکتا صبر کریں۔ جہاں تک ممکن ہے برداشت کریں۔ گالیاں، ذلت ہر چیز خدا کے نام پر برداشت کرتے چلے جائیں لیکن اگر آپ پر اور آپ کی عورتوں پر خصوصیت سے حملہ ہو تو ہرگز آپ نے اپنے دفاع کا حق نہیں چھوڑنا اور پھر جو بھی ہوگا خدا کی تقدیر چلے گی لیکن اپنے دفاع کے حق سے آپ باز نہیں آئیں گے۔ چنانچہ اللہ کے فضل سے باوجود اس کے کہ تعداد میں بہت تھوڑے تھے۔ اکثر بوڑھے تھے اور عورتیں تھیں۔ انہوں نے اپنے خدا کے فضل سے ایسا دفاع کیا کہ گاؤں والوں کو اپنی کثرت کے باوجود یہ توفیق نہ ملی کہ آگے بڑھ کر احمدی گھروں کو آگ لگا سکیں۔ چنانچہ جس وقت پولیس وہاں پہنچی ہے اور یہ منصوبے کا دوسرا حصہ تھا کہ پولیس باقاعدہ پہنچ کر اپنی نگرانی میں جماعت احمدیہ کو نقصان پہنچانے کی کاروائی جاری رکھوائے اور جماعت کو نہتہ کر کے پھر ان کو ظالم دشمنوں کے سپرد کر دے۔ یہ تھی دراصل سکیم۔ چنانچہ جس وقت تک پولیس نہیں پہنچی، اس وقت تک لڑائی کے نتیجے میں ایک غیر احمدی ہلاک ہو چکا تھا اور مقابل پر چند احمدی عورتیں زخمی ہوئی تھیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل پر جماعت احمدیہ کی عورتیں دفاع کر رہی تھیں اور بڑی بہادری کے ساتھ وہ ڈٹی ہوئی تھیں اور ہرگز کسی ظالم کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ آگے بڑھ کر احمدیوں کے گھروں میں داخل ہو سکے۔ چنانچہ پہلے سے بنائے ہوئے منصوبے کے مطابق پولیس فورس وہاں پہنچی اور اس کے ساتھ ایس۔ پی یعنی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی ساتھ آیا اور ڈی آئی جی بھی وہاں پہنچا اور اسسٹنٹ کمشنر بھی پہنچا اور وہاں پہنچ کر انہوں نے پہلی کاروائی تو یہ کی کہ بعض احمدیوں کو ان کے گھروں سے اتارا اور نہتہ کیا اور اس وقت دشمن نے ان پر فائرنگ کر کے ان کو موقع پر شہید کیا چنانچہ اس طرح تین شہادتیں ہوئیں کہ جو لڑائی کے دوران نہیں بلکہ پولیس کاروائی کے نتیجے میں پولیس کی نگرانی میں ان کو نہتہ کرنے کے بعد دشمن کو موقعہ دیا گیا کہ ان پر فائرنگ کر کے اُن کو ہلاک کرے۔ ان میں سے بھی جو فہرست ہے، ایک ہیں نذیر احمد صاحب ساقی۔ ایک ہیں مکرم محمد رفیق صاحب ولد مکرم مولوی محمد خاں صاحب اور ان میں سے بھی ایک بچی ہے یعنی عزیزہ نبیلہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب تو یہ تین شہادتیں ہوئی ہیں، یہ نہتہ کرنے کے بعد پولیس نے قتل کی کاروائی کروائی ہے۔ جب یہ ہو چکا تو اس کے بعد پولیس نے ہر گھر پہنچ کر جماعت احمدیہ کو نہتہ کیا اور پھر عام ہلہ بولنے کی دوسروں کو دعوت دی۔ چنانچہ اب تک جو اطلاع ملی ہے، ایک سو سے زائد احمدی گھر جلا دئے گئے اور احمدیوں کے جو مویشی تھے، ان کو بھی ہلاک کیا گیا اور یہ عجیب بات ہے کہ عید کی قربانی کا یہ بہیمانہ تصور غیر احمدیوں نے اپنے اسلام کا دنیا کے سامنے پیش کیا کہ معصوم لوگوں کی جانیں عید والے دن لی جائیں اور ان کے گھروں کو آگ لگا کر ان کو زندہ جلانے کی کوشش کی جائے اور ان کے جانور ہلاک کئے جائیں تاکہ ان کی معیشت کی جڑیں کاٹ دی جائیں۔ یہ بہیمانہ واقعہ تمام کا تمام پولیس کی نگرانی میں ہوا۔ اس لئے اس کو فساد نہیں کہا جا سکتا بلکہ پولیس ایکشن کہنا زیادہ مناسب ہے۔ ویسا ہی پولیس ایکشن ہے جیسا کہ اس سے پہلے آپ لوگ ننکانہ صاحب میں دیکھ چکے ہیں کہ واقعہ ہوا تھا۔

اس واقعہ کے بعد وہاں کرفیو لگا دیا گیا اور جماعت احمدیہ کے کسی آدمی کو اب تک (یعنی اب تو جو خطبہ میں دے رہا ہوں) وہاں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی اور ہم نہیں جانتے کہ بعد میں اندر کیا واقعات ہوئے ہیں لیکن اب تک جو اطلاعیں ملی ہیں ان کے مطابق پولیس کی کارروائی کے نتیجے میں ۳ آدمی شہید ہوئے اور پولیس کی کاروائی سے پہلے کل ۱۹ احمدی زخمی ہو چکے تھے جن میں

ست ایک ماسٹر عبدالرزاق صاحب ہیں جن کے پھیپھڑے میں گولی لگی اور اس وقت تک ان کی حالت خطرناک بتائی جا رہی ہے۔ اگرچہ اپریشن ہوا ہے اور اللہ فضل فرمائے۔ ان کو نئی زندگی عطا کرے ایک مرد ہے جو زخمیوں میں شامل رہے۔

۸ عورتیں ہیں۔

اس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ پاکستان کے حوصلے کتنے عظیم الشان اور کتنے بلند ہیں اور پاکستان کی احمدی عورتیں بھی اِن کے بڑے مردوں اور مرد کہلانے والوں کو شکست دے سکتی ہیں۔

جس دن یہ واقعہ ہوا ہے، اس کی اطلاع آنے سے پہلے اسی دن مجھے انگلستان سے ڈاک موصول ہوئی جو پاکستان کی ڈاک انگلستان پہنچی تھی۔ اور پھر ایک احمدی دوست مرزا عبدالرشید صاحب، جواب بھی ڈاک لے کے آئے ہیں، وہاں ڈاک لے کر آئے ہوئے تھے اس سے پتہ چلا کہ محمد رفیق صاحب جو شہید ہوئے ہیں، وہ فوج میں حوالدار تھے اور رخصتوں پر آئے ہوئے تھے اور انہوں نے مجھے خط لکھا کہ یہاں کے حالات ایسے خطرناک ہیں۔ میرا دل نہیں چاہتا کہ واپس جاؤں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کرے چنانچہ اِن کا شہادت کی دعا کی درخواست والا خط جس دن ملا ہے، اس دن ان کو خدا کی تقدیر کے مطابق شہادت کا عظیم الشان رتبہ نصیب ہو چکا تھا۔ پس جہاں تک ہمارے شہیدوں کا تعلق ہے۔ اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ وہ اپنی مراد کو پا گئے اور جیسا کہ میں نے گذشتہ ایک خطبہ میں ننکانہ صاحب کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگر دشمن کا یہ وہم ہے کہ ایک ننکانہ کو جلانے کے نتیجے میں وہ جماعت احمدیہ کو خوفزدہ کر کے جماعت احمدیہ کو ارتداد پر مجبور کر دے گا تو وہ باطل خیال ہے جھوٹا ہے شیطانی وہم ہے۔ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے مؤمنوں کی جماعت ہے۔ اس کو دنیا کی کوئی طاقت اپنے ایمان سے متزلزل نہیں کر سکتی ایک ننکانہ تم نے جلایا ہے، پاکستان کی ساری احمدی بستیاں شوق کے ساتھ خدا کی راہ میں جلنے کے لئے تیار بیٹھی ہیں۔ تم آؤ اور آزمائش کر کے دیکھ لو۔ چنانچہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ نے اوپر میری جو توقعات تھیں اور کہا جاتا ہے "مان" تھا، مجھے یقین تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت دنیا کی کسی بھی مذہبی جماعت سے کبھی بھی پیچھے نہیں رہ سکتی۔ چنانچہ اللہ نے اِس ایمان اور اس یقین اور اس ارمان اور مان کو پورا کر دکھایا اور مجھے اس پر قرآن کریم کی وہ آیت یاد آئی کہ مِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَّنْتَظِرُ کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے غلام ایسے عظیم الشان ہیں کہ کچھ وہ ہیں جنہوں نے اپنی شہادت کی آرزوؤں کو پورا کر دکھایا ہے اور باقی دم نہیں بلکہ اس انتظار میں بیٹھے ہیں کہ کب اُن کی تمنائیں بھی پوری ہوں، پس وہ جماعت جو خدا کی راہ میں قربانی کی آرزوئیں اور امنگیں لئے بیٹھی ہو، دنیا کی کوئی شیطانی طاقت اس جماعت کو ناکام نہیں کر سکتی۔

جہاں تک پولیس کارروائی کا تعلق ہے، جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، یہ سارا ظلم پاکستان کی پنجاب کی پولیس نے کروایا ہے اور اس وقت وہاں پنجاب میں جو آئی جی پولیس ہیں یہ وہی ہیں جن کی زیر نگرانی ۱۹۷۴ء میں سرگودھا میں احمدیوں کے گھر جلائے گئے تھے اور یہی آج کل آئی جی ہیں۔ اس لئے دماغ بھی وہی ہے، سازشیں بھی وہی ہیں۔ کارستانیاں بھی وہی ہیں لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہمارا خدا بھی وہی خدا ہے جس نے ہمیشہ ذلیل دشمنوں کو ناکام اور رسوا اور ذلیل کر کے دکھایا ہے اور کبھی بھی خدائی جماعتیں اِن شیطانوں کے مقابل پر شکست نہیں کھائیں۔

نہ ایسا واقعہ ہوگا۔ اس لئے جہاں تک جماعت کی ہمت اور جماعت کے حوصلے کا تعلق ہے وہ خدا کے فضل سے نہ سرنگوں ہوا ہے، نہ کبھی آئندہ سرنگوں ہوگا۔

سارے ضلع کی انتظامیہ اِس ظالمانہ اور خبیثانہ فعل میں پوری طرح ملوث اور ذمہ دار ہے اور خدا کے حضور جوابدہ ہے۔ اس دنیا میں اِن کی جواب طلبی کرنے والا اگر نہیں پیدا ہوا تو دنیا کو پیدا کرنے والا خدا یقیناً ان کی جواب طلبی کرے گا۔ ان میں سرفہرست ڈی سی گجرات ہے، جس کا نام رانا شوکت علی ہے اور پھر ایس پی (سپرنٹنڈنٹ پولیس) گجرات ہے جس کا نام شمیم احمد ہے اور اے سی کھاریاں جس کا نام قاضی جاوید لودھی ہے۔ قاضی جاوید لودھی کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ عملاً کس حد تک اس میں حصہ لیا لیکن ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کسی طرح بھی اس معاملے میں بری الذمہ قرار نہیں دیئے جا سکتے۔

اس کارروائی کے بعد پولیس نے جو عمل کیا ہے وہ یہ ہے کہ غیر احمدی شریروں اور حملہ آوروں میں سے ایک شخص کو قید نہیں کیا گیا۔ اس کے مقابل پر کثرت کے ساتھ احمدیوں کو حراست میں لیا گیا۔ جس میں سے ۱۳ یا ۱۴ ابھی تک ان کی زیر حراست ہیں اور غالباً ان کی نیت ان کے خلاف مقدمہ بنانے کی ہے۔

میں نے قرآن کریم کی جو آیات آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں۔ ان کا اِن حالات پر بہت گہرا اطلاق ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ سورۃ بروج میں فرماتا ہے کہ بعض ایسے بدبخت لوگ تھے جنہوں نے مؤمنوں کو آگ میں جلانے کی کوشش کی اور آگ کی کھائیاں بنائیں اور پھر کھڑے ہو کر ان کا تماشہ دیکھتے رہے۔ مؤمنوں کا جرم اس کے سوا کچھ نہیں تھا کہ انہوں نے خدا کی آواز پر لبیک کہا اور اس کے نام پر پکارنے والے کے اوپر ایمان لے آئے۔ اس کے نتیجے میں جو ظلم ان کے اوپر برپا ہوا، خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ہم اس کو خوب اچھی طرح دیکھ رہے ہیں۔ ایک طرف لفظ شہید ان لوگوں پر اطلاق پاتا ہے جنہوں نے آگیں لگائیں اور تماشہ دیکھنے کے لئے بیٹھے۔ دوسری طرف خدا فرماتا ہے کہ میں بھی شہید تھا۔ میں بھی دیکھ رہا تھا کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم اِس ظلم سے باز نہ آئے اور اس ظلم کو دہراتے رہے تو خدا تعالےٰ بھی بہتر جانتا ہے کہ کس طرح اپنے عذاب کو دہرائے اور پھر تمہیں آگ کے عذاب میں مبتلا کرے۔ یہ اس سورۃ کا مضمون ہے۔ اِس کی کچھ مزید تفصیل آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں مگر یہ ترجمہ ہو جائے گا تو پھر بیان کرونگا شہید کے لفظ کے استعمال کا جو میں نے ذکر کیا ہے، وہ اِس طرح ہے کہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ وَهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ کہ وہ مومنوں سے جو کارروائی کر رہے تھے آگیں لگانے کی، وہ خوب اچھی طرح دیکھ رہے تھے۔ اور "شُهُوْد" کا مطلب ہے اپنے سامنے ایک ظلم کر کے پھر اس کا تماشہ دیکھنا۔ اس کے مقابل پر یہ آیت یہاں ختم ہوتی ہے۔ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔ وہ تو صرف اپنی لگائی ہوئی آگوں کا تماشہ دیکھ رہے تھے مگر خدا ہر چیز پر شاہد ہے۔ اس کے سامنے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں۔ یعنی تمہاری سازشیں ان کا پس منظر، کون کون ذمہ دار ہے، کون کون شامل ہے، کون کون سزا کا مستحق ہے اور کون کون کتنی سزا کا مستحق ہے؟ یہ ساری باتیں خدا کے علم میں ہیں اگر تمہارے علم میں نہیں ہیں۔

جہاں تک حکومت کے ملوث ہونیکا تعلق ہے اسمیں تو ایک ذرہ بھی شک نہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ کونسی حکومت ملوث ہے؟ مرکزی حکومت یا پنجاب کی حکومت؟ دونوں کے ملوث ہونے کے امکانات کو ہم بعید از قیاس قرار نہیں دے سکتے۔ دونوں امکانات معقول اور موجود ہیں۔ جہاں تک حکومتوں کی پارٹیوں کا تعلق ہے۔ یہ دونوں اِس سے پہلے جماعت احمدیہ سے اپنے اپنے وقت میں مظالم کر چکی ہیں۔ اسی لئے

جو بھی ان میں سے مظالم دہرائے گا۔ قرآن کریم کی اس آیت کے نیچے آئے گا کہ

اگر تم باز نہ آئے اور اپنے ظلم کو دہرایا تو خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس طرح تمہیں بھی دہرا آگ کا عذاب دے۔

ایک پارٹی جو پنجاب پر مسلط ہے وہ مسلم لیگ ہے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ سب سے پہلے منظم طور پر حکومتی سطح پر اگر کسی سیاسی پارٹی نے جماعت احمدیہ پر مظالم ڈھائے ہیں تو وہ پنجاب کی مسلم لیگ کی حکومت تھی۔

یعنی دولتانہ کی سربراہی میں ۱۹۵۳ء

میں جو نہایت ہی ہولناک انٹی احمدیہ ایجیٹیشن ہوئی یعنی جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات ہوئے۔ ان کی کلیتہً مکمل ذمہ داری پنجاب کی مسلم لیگ کی حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اور یہ فیصلہ میرا یا آپ کا فیصلہ نہیں بلکہ منیر انکوائری رپورٹ جو پاکستان کے ایک چیف جسٹس اور ایک اور سپریم کورٹ کے جسٹس نے مل کر انکوائری کی تھی اور بعد میں یہ رپورٹ شائع کی، ان کی اس رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ذمہ داری پنجاب مسلم لیگ کی حکومت پر عائد ہوتی ہے جس کے سربراہ دولتانہ تھے۔

جہاں تک پیپلز پارٹی کا تعلق ہے

۱۹۷۴ء کے جو فسادات ہوئے، اس کے متعلق ساری دنیا کو معلوم ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت اس میں ملوث تھی اور پیپلز پارٹی کی حکومت کی شہ پر وہ فسادات ہوئے۔ اس لئے یہ دونوں پارٹیاں بجوا طور کا ذمہ دار ہو سکتی ہیں۔ پہلے بھی ذمہ دار ہو چکی ہیں۔ پہلے بھی جماعت احمدیہ کے خلاف مظالم میں یقینی طور پر ملوث ہو چکی ہیں۔ پس قرآن کریم کی اس آیت کا اطلاق حیرت انگیز طور پر ان حالات پر ہوتا ہے اُس کے عذاب کا دہرایا جانا اور حکومتوں کی سطح پر مخالفت کا منظم ہونا اور منصوبے بنایا جانا اور ایسی حکومتوں کا اس وقت صوبے میں یا مرکز میں مسلط ہونا جو اس سے پہلے یقینی طور پر جماعت احمدیہ کے خلاف فسادات میں ملوث ہو چکی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ دونوں میں سے وہ کون ہے جو اس کا ذمہ دار ہے؟ بظاہر تو پنجاب معلوم ہوتا ہے کیونکہ پنجاب کی انتظامیہ کی تفصیل میں مرکز دخل نہیں دیا کرتا اور چونکہ پنجاب اور مرکز کی آپس میں دشمنی بڑی نمایاں ہو چکی ہے۔ اس لئے غالباً پنجاب کی حکومت یہ پسند نہیں کرتی یا نہیں کرے گی کہ مرکز براہ راست ان کے اضلاع میں دخل دے۔ اس پہلو سے یہ غالب احتمال ہے کہ یہ ذمہ داری پنجاب کی ہے۔ لیکن ایک اور پہلو سے مرکز کو بھی کلیتہً بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جو آئی جی پولیس پنجاب میں مقرر ہے، یہ مرکز کا نمائندہ ہے۔ مرکز نے اس کو اپنی پسند کے مطابق مقرر کیا ہے اور یہ بات بعید از عقل معلوم ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ نہیں، دو مرتبہ پولیس انتہائی بہیمانہ کاروائی کرے اور شہریوں کے حقوق بچانے کی بجائے اپنی نگرانی میں ان کو نہتہ کر کے ان کے گھر جلوائے اور آئی جی پولیس کو اسکی کوئی خبر نہ ہو اور آئی جی پولیس اس میں بالکل بے عمل اور بے دخل ہو۔ اس وجہ سے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ دونوں پر ذمہ داری پڑنے کے امکانات برابر ہیں

یا کم و بیش دونوں کے امکانات موجود ہیں خواہ پنجاب کے امکانات نسبتاً زیادہ ہوں۔ اس لئے ہماری آخری بات یہی ہے کہ۔ واللّٰہ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْد۔ اللہ ہی ہے جو بہتر جانتا ہے کہ کون کس حد تک اس سفاکی اور اس ظلم کا مرتکب ہے اور اس میں ملوث ہے اور کس حد تک خدا کے عذاب کا سزاوار

ہے۔

جہاں تک مولویوں کی ذمہ داری کا تعلق ہے، وہ تو ظاہر ہے کہ ملاں جب بگڑ جائے تو شرارت میں حد سے بڑھ جایا کرتا ہے۔ اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے آئندہ زمانے کے حالات کی جو پیشگوئیاں فرمائیں، ان میں سب سے خطرناک پیشگوئی یہ تھی کہ اس زمانے کا مولوی آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہو گا۔ — شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ — کا مطلب ہے بدترین مخلوق یا شریر ترین مخلوق۔ اس کے شر سے دنیا میں کوئی بچ نہیں سکے گا۔ اس لئے ملاں کا جو مقدر ہے وہ تو ہے ہی لیکن ملاں تنہا کافی نہیں ہے۔ ملاں ایک ایسی قوم ہے جو بنیادی طور پر بزدل ہے اور بیچارے معصوم، سادہ لوح عوام الناس کو بھڑکا کر ہمیشہ خطروں میں دھکیل دینے والی قوم ہے اور خود پیچھے رہتی ہے اسی طرح ملاں کا کردار عام معروف اور معلوم ہے کہ جب تک، حکومت کی یا کسی طاقت کی سرپرستی نہ حاصل ہو، جب تک کسی جگہ سے کوئی پیسہ نہ ملتا ہو، اس وقت تک یہ عملاً بیکار اور بے اثر ہوتے ہیں۔ اس لئے ملاں کا جو ملوث ہوتا ہے وہ اپنی جگہ درست ہے لیکن تنہا ملاں کوئی نتیجہ نہیں پیدا کر سکتا جب تک اس کے پیچھے کوئی شریر طاقتور لوگ نہ ہوں۔ مولوی کو تو ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ ان کے ساتھ بارہا نپٹے ہوئے ہیں ان میں نہ اخلاقی قوت ہے نہ کوئی انسانی قدریں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ تنہا کچھ بھی نہیں کر سکتے سوائے شرارت کے، سوائے گالیاں دینے کے سوائے گند اچھالنے کے، سوائے معصوم عوام الناس مسلمانوں کو دھوکہ دے کر مشتعل کرنے اور آگ میں دھکیلنے کے ان کا کوئی کام نہیں ہے۔ حالت یہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں ایک دفعہ نہیں، بارہا یہ واقعہ ہوا کہ مولویوں نے جب عوام الناس کو بھڑکا کر جلوس نکال کر بعض دیہات پر حملہ کرنے کے لئے اُن کو آمادہ کیا اور جلوس جب احمدی گاؤں پر حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا تو کسی ایک کو خیال آیا کہ مولوی صاحب کیوں پیچھے ہٹ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے مولوی کو پکڑ کر آگے لانے کی کوشش کی۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں تو بندوق چلانا ہی نہیں جانتا۔ مجھے پیچھے رہنے دو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم ابھی تمہیں سکھا دیتے ہیں۔ کوئی بات ہی نہیں۔ تم جو ہمیں گھروں سے گھسیٹ کر لائے ہو شہادت کے شوق میں، تو آپ کیوں شہادت سے پیچھے رہ رہے ہو۔ چلو آگے بڑھو اور قافلے کو کھڑے کرو۔ قیادت کرو۔ اس قافلے کی مولوی تھر تھر کانپنے لگ گیا۔ ہاتھ جوڑ دیئے کہ بابا مجھے پیچھے رہنے دو۔ میں اس کے بغیر ہی اچھا ہوں۔ چنانچہ وہ جو جلوس تھا، سارا اپنے گاؤں کو واپس چلا گیا مولوی پر لعنتیں ڈالتا ہوا کہ عجیب انسان ہے جو شہادت کا شوق دلا کر ہمیں گھروں سے نکال کر لایا ہے اور اب جبکہ اس کے لئے شہید ہونے کا موقعہ ہے اب پیچھے بھاگ گیا ہے۔ یہ واقعہ صرف پنجاب میں نہیں ہوا۔ بلکہ صوبہ سرحد میں بھی ہوا۔ مردان کے علاقے میں بھی یہ واقعات رونما ہوئے۔ پس ہم جانتے ہیں ملاں کو، جتنی بھی اس کی حیثیت، جتنی طاقت اور جتنا ایمان اور جتنی اس کے اندر بہادری ہے۔ اگر حکومت دنیا کے سامنے یہ عذر پیش کرتی ہے کہ مولوی بڑا خطرناک ہے اس کے سامنے ہماری پیش نہیں جاتی۔ ہم مجبور ہیں۔ اگر حکومت اس عذر میں سچی ہے تو ہمیں الگ کر دے اور مولوی کو الگ چھوڑ دے اور یہ ضبط نہ تعلق چھوڑ دے کہ حکومت کے امن برقرار رکھنے والے ادارے احمدیوں کے دشمن کے ساتھ شامل ہو کر حکومت کی طاقت کو احمدیوں کے خلاف استعمال کریں۔ پولیس ہٹ جائے اور پھر دیکھے کہ

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کس شان کے ساتھ اپنا دفاع کرتی ہے اور کس شان کے ساتھ اپنے شوق شہادت کو پورا کرتی ہے اور پھر آپ دیکھیں گے کہ مولوی کسی میدان میں آپ کو دکھائی نہیں دے گا۔

جب بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے دنیا کو پاکستان کے حالات سے آگاہ کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ کس طرح حکومت براہِ راست مظالم میں ملوث ہے تو ہمیشہ حکومت یہ بہانہ بناتی ہے کہ

ہمارے مولوی بڑے خطرناک ہیں

ہم ان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں مگر وہ ہمارے قابو نہیں آتے۔ اس لئے ہمیں وقت دیں۔ ہم کچھ نہ کچھ ٹھیک کریں گے۔ یہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ سب بہانے ہیں۔ ان میں ایک ذرہ بھی حقیقت نہیں ہے۔ مولوی کی وہاں حیثیت کیا ہے؟ ایک تھانیدار سارے ضلع کے مولویوں کو لگام دینے کے لئے کافی ہے ایک ڈپٹی کمشنر اگر یہ فیصلہ کرلے کہ کسی مولوی کو خباثت کی اجازت نہیں ہوگی تو مجال نہیں کسی مولوی کی کہ وہ زبان کھولے۔ اس کے برعکس دن رات مولویوں کو کھلے جلسوں میں احمدیوں کے قتل کے فتوے دینے کی کھلی چھٹی ہے۔ دن رات بکواس کرنے کی اجازت ہے۔ جب ڈپٹی کمشنر یا دوسری انتظامیہ کو توجہ دلائی جاتی ہے تو وہ بات سننے کے باوجود ایک ذرہ بھی کاروائی نہیں کرتے۔ پس جس ملک میں ملاں کو یہ چھٹی ہو کہ دن رات اس ملک کے شہریوں کے حقوق کے خلاف عوام الناس میں اشتعال پیدا کرتا رہے اور گند بکتا رہے اور گالیاں دیتا رہے اور اُکساتا رہے اور یہاں تک کہے کہ اگر تم کسی احمدی کو قتل کردو گے، اس کے گھروں کو آگ لگاؤ گے، احمدی کی عزت لُوٹو گے تو تم مرنے کے بعد سیدھا جنت میں جاؤ گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نعوذ باللہ من ذالک اس خبیثانہ کاروائی کو سراہتے ہوئے تمہارا استقبال کریں گے۔ جہاں ایسی جہالت اور ایسی خباثت ہو رہی ہو اور حکومت ٹس سے مس نہ ہو، وہاں حکومت کا یہ عذر کہ مولوی سب حملہ کر دیتے ہیں۔ اشتعال ہو جاتا ہے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے، بالکل جھوٹ ہے۔ اگر حکومت چاہے تو ایک دن میں ان کو دبا سکتی ہے ان کا نام و نشان باقی نہیں رہ سکتا اس ملک میں جہاں حکومت یہ فیصلہ کرے کہ ان کو ملک کے شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس لئے میرے نزدیک تو یقیناً یہ تمام حکومت ذمہ دار اور جوابدہ ہے اور آئندہ وقت آپ کو بتائیگا اور خدا کی تقدیر آپ کو بتائے گی کہ کس حد تک خدا کے نزدیک کون جوابدہ تھا اور کون سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے؟

جہاں تک جماعت احمدیہ پاکستان کو نصیحت کرنے کا تعلق ہے۔ میری نصیحت وہی ہے کہ صبر سے کام لیتے چلے جائیں۔ دعائیں کرتے رہیں اللہ پر توکل رکھیں۔ وہ کبھی آپ کو ضائع نہیں کرے گا اس نے کبھی صبر کرنے والوں کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر دشمن حکومت کی شہ پر یا کسی اور بہتے پر آپ کے گھروں پر حملہ کرتا ہے۔ آپ کے بچوں اور عورتوں کی جانوں سے کھیلنے کی کوشش کرتا ہے تو آپ کو مکمل دفاع کی اجازت ہے اور آپ دیکھیں گے کہ کمزور ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کی حفاظت کے سامان پیدا فرمائے گا۔ اور اس راہ میں اگر آپ کو قربانیاں دینی پڑیں گی تو ہر قربانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو عظیم الشان فتوحات عطا فرمائے گا۔ اور اس دنیا میں بھی اجر عطا کرے گا اور دوسری دنیا میں بھی اجر عطا کرے گا۔

احمدی شہداء کا خون ضائع ہونے والا نہیں ہے اس کے ایک ایک قطرے کا ظالموں سے حساب لیا جائے گا۔

اور اس کا ایک ایک قطرہ جماعت احمدیہ کے لئے نئی جانیں کر آئے گا اور نئے چمن کھلائے گا اور نئی بستیوں کی آبیاری کرے گا اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کے نشوونما کے لئے یہ قطرہ باران رحمت کے قطروں سے بڑھ کر ثابت ہوگا۔

ان شہادتوں کا جو آغاز ہوئی ہیں اور ان واقعات کا، مجھے کوئی شبہ نہیں کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت سے ایک گہرا تعلق ہے اور بہت سے امور اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہ واقعہ اتفاقی نہیں ہے۔ اس لئے اس شہادت کے بعد افغانستان کے ۱۰۰ سال جس عذاب میں گذرے ہیں، اس سے پاکستان کو سبق لینا چاہیئے۔ اگر پاکستان نے اس بات سے سبق نہ لیا تو جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے، اس کی ترقی تو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ جب سے پاکستان نے مخالفت شروع کی ہوئی ہے، جماعت اگر چل رہی تھی تو تیزی سے دوڑ رہی ہے اگر دوڑ رہی تھی تو اڑتی چلی جارہی ہے۔ کوئی دنیا کا ایسا ملک نہیں جہاں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بیسیوں گنا زیادہ تیز رفتار کے ساتھ آگے نہیں بڑھ رہی۔ اس لئے جماعت کی تقدیر تو آسمان پر لکھی ہوئی ہے، تمہارے ذلیل اور رسوا ہاتھ آسمان پر لکھی ہوئی تقدیر کو مٹا نہیں سکتے تمہاری رسوائی کی تقدیر اس زمین پر بھی لکھی جائے گی اور اگر تم اپنے ظلم اور سفاکی سے باز نہیں آئے تو تمہیں خدا کی تقدیر عبرت کا نشان بنا دے گی اور تم ماضی کا حصہ بن جاؤ گے مستقبل میں آگے بڑھنے والی قوموں میں شمار نہیں کئے جاؤ گے۔

ایک بات بیان کرنی میں بھول گیا تھا جو تین احمدی شہید ہوئے ہیں۔ مکرم نذیر احمد صاحب ساقی مکرم محمد رفیق صاحب ولد مولوی خان محمد صاحب اور عزیزہ نبیلہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب۔ ان کی نماز جنازہ غائب ابھی مسجد میں عصر کی نماز کے معاً بعد ہوگی اور اسی طرح حاجی ڈینٹل مورا یوسف صاحب جو سبا (طائیت) یا سے تعلق رکھتے تھے، وہ بھی یہاں آنے کے بعد میری ملاقات سے پہلے ہی تقدیر الٰہی کے مطابق اچانک وفات پا گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ ان کی نماز جنازہ غائب بھی میں ہمارے شہداء کے ساتھ ہی پڑھوں گا۔ علاوہ ازیں کچھ اور نام بھی ہیں۔ جو درخواستیں آئی ہوئی تھیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ نے سفارش کر کے بھیجی ہیں۔ ان کے نام میں پڑھ دیتا ہوں۔ ان کی بھی نماز جنازہ غائب ہوگی۔

۱۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ سیٹھی احسان الحق صاحب لاہور

۲۔ مکرم حکیم عبدالعزیز صاحب ساکن چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ

۳۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ فضل الرحمان صاحب بسمل ربوہ ـــــ اور

۴۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب (سابق امیر جماعت ضلع راولپنڈی)

محترم صاحبزادگان کی ضمانت منظور ہوگئی

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) اور دیگر دو کارکنان امور عامہ مکرم عبدالغفور صاحب اور مکرم محمد علی صاحب کی ضمانت آج مورخہ ۲۲؍اکتوبر ۱۹۸۹ء کو چنیوٹ کے مقامی مجسٹریٹ نے قبول کرلی ان احباب کو ۲۰؍اکتوبر کی رات ساڑھے نو بجے ربوہ سے گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر دفعہ ۲۹۸ سی ت پ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ان جملہ اسیران راہ مولیٰ کو پہلے سٹی تھانہ چنیوٹ میں رکھا گیا اور اگلے دن دوپہر کے قریب جوڈیشنل حوالات چنیوٹ میں منتقل کر دیا گیا جہاں سے آج ان کی رہائی عمل میں آئی ہے (روزنامہ الفضل مورخہ ۲۲؍اکتوبر ۱۹۸۹ء)

مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب شہید کے مختصر حالاتِ زندگی

مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب شہید قاضی احمد ضلع نواب شاہ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ ۱۹۲۲ء میں قادیان کے قریب واقع ایک گاؤں تلونڈی جھنگلاں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت مولوی رحیم بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے۔ ۱۹۳۸ء میں تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان سے میٹرک پاس کر کے فوج میں ملازمت اختیار کر لی تھی اس طرح ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء کا عرصہ اسی ملازمت میں گزرا۔ اس کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ملازمت سے استعفیٰ دے کر زندگی وقف کر دی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لیا۔ قیام پاکستان کے بعد جامعہ احمدیہ احمد نگر منتقل ہو گیا۔ وہاں آپ شدید بیمار ہو گئے اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مولانا ابوالعطاء جالندھری کی اجازت سے بغرض علاج نواب شاہ چلے گئے۔ انہی دنوں کشمیر میں جنگ چھڑ گئی۔ ڈاکٹروں کی ضرورت کے پیش نظر حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کو فضل عمر ہسپتال میں سرجری کی ٹریننگ حاصل کرنے کا ارشاد فرمایا اور ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب اور ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر صاحب شہید کو ان کے لئے خصوصی تعلیم و تربیت کی تاکید فرمائی۔ اس ٹریننگ کے بعد ڈاکٹر صاحب کو ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ میں طبی خدمات بجا لانے کے لئے بھجوا دیا گیا وہاں آپ ناصر آباد اور محمود آباد اسٹیٹ میں پانچ سال تک خدمات بجا لاتے رہے۔

تحریک جدید کے وقف سے فراغت کے بعد آپ نے قاضی احمد میں ہی پریکٹس شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے دست شفا سے نوازا تھا۔ مریضوں کے ساتھ انتہائی ہمدردی اور بے پناہ اخلاق سے پیش آتے تھے اور غرباء کا مفت علاج کرتے۔ ان ہی بے لوث خدمات کی وجہ سے آپ کی تمام علاقہ میں عزت اور شہرت تھی آپ کے پاکیزہ کردار اور اخلاق سے متاثر ہو کر سعید روحیں احمدیت کی طرف مائل ہوئیں۔ سندھیوں کے دو خاندانوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔ آہستہ آہستہ قاضی احمد میں ایک مخلص اور فعال جماعت قائم ہو گئی اور محترم ڈاکٹر صاحب شہید ۳۵ سال تک جماعت کے صدر رہے۔

تبلیغ کے ساتھ آپ کو دلی لگاؤ تھا۔ اور آپ تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ مالی قربانی میں بھی پیش پیش تھے۔ صد سالہ جشن تشکر (جوبلی فنڈ) میں ایک لاکھ روپے ادا کئے۔ تحریک جدید اور وقف جدید کے خصوصی معاون تھے۔ اسی طرح بیت الحمد سکیم۔ تعمیر ہال وقف جدید۔ ایوان محمود۔ انصار اللہ ہال اور مہمان خانہ کی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

ڈاکٹر صاحب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت و عقیدت تھی۔ زندگی بھر آپ نے محبوب آقا کی اطاعت اور خوشنودی کا خیال بطریق احسن نبھایا۔ قاضی احمد میں بعض شر پسند عناصر کی طرف سے آپ کی شدید مخالفت جاری تھی۔ بارہا آپ کو قتل کرنے کی دھمکیاں دی گئیں۔ بعض ہمدرد احباب نے مشورہ بھی دیا کہ حالات کے پیش نظر قاضی احمد کی سکونت ترک کر دیں لیکن قاضی احمد جماعت کی محبت کی وجہ سے آپ نے نقل مکانی کو پسند نہ کیا۔

۲ر اگست ۱۹۸۹ء کو تقریباً ۳ بجے بعد دوپہر اپنے کلینک میں گئے اور مطالعہ میں مصروف ہو گئے اور اپنے کمپاؤنڈر کو (جو کہ ایک مخلص احمدی دوست ہیں) ادویات لانے کے لئے بازار بھجوایا۔ لیکن کمپاؤنڈر نے جواباً کہا کہ جب ڈاکٹر گھر تشریف لے جائیں گے تو وہ دوائی وغیرہ بازار سے لے آئے گا لیکن ڈاکٹر صاحب کے اصرار کرنے پر وہ دوائیاں لینے چلے گئے۔ ابھی کمپاؤنڈر کو گئے ہوئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ ایک باریش شخص کلینک میں داخل ہوا۔ اس وقت آپ الفضل اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے اس شخص نے آپ پر فائر کئے گولیاں آپ کے سینہ میں بائیں جانب پیوست ہو گئیں۔ اور آپ وہیں پر شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

شہید نے اپنے پیچھے پانچ بچے چھوڑے ہیں۔

۱۔ مکرم عبدالسمیع صاحب ایم ایس سی حال امریکہ
۲۔ مکرم عبدالحلیم صاحب ایم ایس سی حال پاکستان۔
۳۔ مکرم عبدالرفیق صاحب ایم ایس سی حال کینیڈا۔
۴۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمومن صاحب ایم بی بی ایس۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔
۵۔ مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہتی ہیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سندھ کے اس علاقے میں جماعت احمدیہ کے مخلصین کو کثرت اپنی جان کی قربانیاں کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اور یہ خون کی ہولی جو احمدی جانوں سے کھیلی جا رہی ہے یہ ایک منظم سازش کے تحت کھیلی جا رہی ہے اس سارے فتنہ کے پیچھے چند شر پسند کینہ پرور علماء ہیں جو مسلسل شرارتیں کروا رہے ہیں اور قتل جیسے گھناؤنے جرم پر اکسا رہے ہیں۔ ان سرکردہ شر پسندوں کے نام یہ ہیں۔

مولوی عبدالکریم بھٹو والا ضلع لاڑکانہ۔ مولوی محمد صادق انصر آف سکھے منا ہیجو نواب شاہ۔ ڈاکٹر الٰہی بخش سومرو نواب شاہ۔ مولوی علی محمد آف قاضی احمد۔ مولوی دوست محمد امام ریلوے اسٹیشن مسجد نواب شاہ۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ شر پسندوں کی ظالمانہ شرارتوں سے جماعت احمدیہ کو محفوظ رکھے اور شہداء کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اس مقدس مقصد کا بول بالا ہو جس کی خاطر انہوں نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ آمین

اعلانات نکاح

(۱):۔ مورخہ ۱۳؍۸؍۸۹ کو جناب عطاء المجیب راشد صاحب مشنری انچارج مسجد فضل لندن نے بعد نماز مغرب جلسہ گاہ اسلام آباد ٹلفورڈ میں خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد عارف قریشی کا نکاح ہمراہ لبنیٰ اسحاق قریشی بنت محمد اسحاق قریشی آف ڈیٹن امریکہ کے ساتھ مبلغ ایک ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر پڑھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے مولیٰ کریم یہ رشتہ فریقین کے لئے باعث خیر و برکت بنائے آمین۔ مبلغ پچاس روپے اعانت بدر میں ادا کئے گئے ہیں

خاکسار۔ محمد ناصر قریشی بریلی۔ (یوپی)

(۲):۔ مکرم نعیم اللہ افتخار احمد سلمہٗ ابن مکرم عبدالکریم رضی احمد صاحب کا نکاح عزیزہ پروین طلعت سلمہا بنت مکرم نور العارفین صاحب (حال مقیم دھنباد) کے ہمراہ مبلغ ۱۱۰۰۰/- روپے حق مہر پر مکرم مولوی محمد یوسف انور صاحب مبلغ سلسلہ بھاگلپور (بہار) نے پڑھا۔ اس خوشی کے موقع پر نور العارفین صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ ۳۰/- روپے اور شکرانہ فنڈ میں ۲۶/- روپے ادا کئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے باعث خیر و برکت بنائے۔ آمین

خاکسار
مظفر احمد

واجب الاحترام سرکردہ رہنماؤں کی گرفتاری پر افراد جماعت میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی

احباب جماعت کو صبر و سکون سے کام لینے اور دعاؤں کی تلقین

جماعت احمدیہ کی مرکزی قیادت کے دو انتہائی واجب الاحترام رہنماؤں یعنی صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی گرفتاری پر دنیا بھر کے ۱۴۰ ملکوں میں پھیلے ہوئے لاکھوں احمدیوں کے دلوں میں غم و غصہ کی شدید لہر دوڑ گئی ہے۔ اور حکومت کے اس اقدام کو سخت نفرت اور ناپسندیدگی سے دیکھا جارہا ہے یہ دونوں محترم بزرگ جماعت احمدیہ کے مرکزی بورڈ کے اراکین اور جماعت کی مرکزی تنظیم صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان ہیں اور خاندان حضرت بانی سلسلہ سے تعلق کی بدولت ساری جماعت میں انتہائی عقیدت اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔

دونوں احباب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور جماعت احمدیہ میں ذمہ دار عہدوں پر فائز ہیں۔ ان میں سے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے انگریزی ہیں اور کالج کے پروفیسر رہ چکے ہیں جب کہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے پولیٹیکل سائنس ہیں اور عالمگیر اشاعت رکھنے والے انگریزی رسالے ریویو آف ریلیجنز کے سالہا سال ایڈیٹر اور جماعت کے نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہ چکے ہیں۔

مذہبی اور دنیاوی ہر دو میدانوں میں غیر معمولی عقیدت و احترام کی نظر سے دیکھے جانے والے ان دونوں بزرگوں کی گرفتاری ایک سنگین واقعہ ہے اور اس مرتبے کے احباب کو بلا جواز گرفتار کرتے وقت حکومت کے کسی افسر کو ذرا ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی۔ گرفتاری کے وقت تک ان دونوں پر کوئی الزام عائد نہیں کیا گیا۔ .... دونوں احباب کو گفتگو کے لئے بلایا گیا اور پولیس کو ان کی گرفتاری کا حکم دے دیا۔ اگلے روز ان کے خلاف ایک .... پرچہ درج کیا گیا جس میں یہ مضحکہ خیز الزام عائد کیا گیا کہ ان افراد نے خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں تقاریر کیں اور احمدیت کی تبلیغ کی۔ حالانکہ یہ اجتماع جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کی تحریری اجازت سے منعقد ہو رہا تھا اس سے ان دونوں بزرگوں کا کوئی انتظامی تعلق نہیں تھا۔ اور کسی قسم کی تقریر کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا مزید مضحکہ خیزی یہ کی گئی کہ نظارت امور عامہ کے دفتر کے دو کلرک صاحبان پر بھی یہ الزام تھوپ دیا گیا کہ انہوں نے اجتماع میں تقریریں کی ہیں جو سراسر خلاف واقعہ ہے۔

جماعتی ذرائع نے حکومت کی ان حرکتوں پر شدید برہمی کا اظہار کرتے ہوئے حکام بالا کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ایسی حرکات سے باز رہیں اور قانون کو کھلونا نہ بنائیں۔

افراد جماعت جن کے دل اس واقعہ سے زخمی ہیں ان کو یہی ہدایت کی گئی ہے کہ نہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں اور اپنے خدا کے آگے پوری عاجزی اور دردمندی اور دلسوزی سے جھک جائیں۔ کہ وہ مولا کریم اپنے فضل سے بد ارادے رکھنے والوں کے مذموم عزائم کو ناکام کرے اور ہر احمدی کو صبر و سکون کے ساتھ حالات کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور توفیق دے۔

ایف آئی آر کا متن

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور دیگر افراد کے خلاف جو ایف آئی آر درج کی گئی ہے اس کا متعلقہ حصہ درج کیا جاتا ہے۔

ایک مولوی صاحب مولانا خدا بخش نامی نے جو خود کو سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کہتے ہیں تھانہ ربوہ میں یہ درخواست دی۔

"بخدمت جناب ایس ایچ او صاحب تھانہ ربوہ۔ جناب عالی گزارش ہے کہ مورخہ ۲۰ اکتوبر ۸۹ء تقریب سوا تین بجے دن جلسہ بمقام عبادت اقصیٰ شروع کیا جس میں مرزا خورشید احمد ولد عزیز احمد قوم مغل ناظر امور عامہ، مرزا غلام احمد ولد مرزا عزیز احمد قوم مغل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی محمد علی ولد خدا بخش قوم راجپوت، عبد الغفور ولد مہر دین قوم جٹ اہلکار کارکن امور عامہ ربوہ، عبد الحق ایڈووکیٹ سرگودہا اور ڈپٹی سیکرٹری حافظ مظفر احمد آف ربوہ، قاضی(؟) .... نے تقریریں کیں اور اپنے مذہب کی تبلیغ کی اور کہا کہ جماعت قادیانی احمدیہ جماعت تمام جماعتوں سے افضل ہے اور یہ کہا کہ ایک وقت آنے والا ہے کہ پوری دنیا میں مرزائیت ہی مرزائیت نظر آئے گی۔ اس میں انہوں نے ہمارے مذہب کی دل آزاری کی اور کہا کہ احمدیت ایک پاکیزہ چیز ہے اور مزید کہا کہ جماعت احمدیہ کے لوگوں کو اپنے مخالفین سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ جناب افسران کے منع کرنے کے باوجود اور ڈی سی صاحب کے اخباری بیان کے باوجود کہ قادیانیوں کے ہر قسم کے اجتماعات پر پابندی ہے پھر بھی جلسہ کیا اور اشتعال انگیز اور مسلمانوں کے اسلامی جذبات کو سخت ٹھیس پہنچائی۔ ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جاوے۔ دیگر موقع پر میرے علاوہ حافظ محمد یوسف امام مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ اور قاری اللہ یار ارشد خطیب مسجد احرار ربوہ بھی موقع پر موجود تھے۔ العارض دستخط اردو مولانا خدا بخش سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی ربوہ۔

کارروائی پولیس = اس وقت میں بسلسلہ کار سرکار اقصیٰ چوک ربوہ میں موجود تھا کہ مولانا خدا بخش نے ایک تحریری درخواست پیش کی مضمون درخواست سے سرزدگی جرم ۲۹۸/۷ ت پ کا اطلاق پایا جاکر اصل تحریر بغرض تائم مقدمہ ارسال تھانہ ہے۔

اس ایف آئی آر پر ۲۰ اکتوبر کی تاریخ اور ساڑھے ۳ بج کر ۶۰ منٹ کا وقت درج کیا گیا ہے۔ مقدمہ نمبر ۲۱۱/۱۹۲/۲۱ ہے۔ تاریخ وقوعہ ۲۰ اکتوبر ۸۹ء وقت ۳/۱۵ بجے دن۔

(نوٹ = ایف آئی آر میں درج تمام الفاظ اور جملے نقل مطابق اصل ہیں)

ہمیں ہمارے بنیادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے

قادیانی رہنماؤں کو گرفتار کرکے اشتعال پھیلایا جارہا ہے

قادیانی رہنما کی پریس کانفرنس

لاہور (اپنے اسٹاف رپورٹر سے) لاہور قادیانیوں کی جماعت کے سیکرٹری راجہ غالب احمد نے کہا ہے کہ پنجاب پولیس قادیانی رہنماؤں کو خواہ مخواہ جھوٹے الزامات لگاکر انہیں حراست میں لے کر اشتعال انگیزی پھیلانا چاہتی ہے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ، چیف سیکرٹری اور ہوم سیکرٹری سے کوئی بھی ہماری بات سننے کو تیار نہیں۔ ہمیں ہمارے بنیادی حقوق سے محروم نہ کیا جائے اس امر کا اظہار انہوں نے گزشتہ روز مقامی ہوٹل میں پریس کانفرنس میں کیا۔

اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ۲۰ اکتوبر کو ربوہ میں ہونیوالے اجلاس کی باقاعدہ اجازت متعلقہ ڈپٹی کمشنر سے تحریری طور پر حاصل کی گئی تھی مگر اجلاس کے آغاز میں اسسٹنٹ کمشنر آئے اور اجلاس ختم کرنے کا حکم دیا۔ بعد ازاں مقامی پولیس بغیر وجہ بتائے ناظر امور عامہ مرزا خورشید احمد اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ایم جی احمد کو گرفتار کرکے کسی نامعلوم جگہ پر لے گئی۔ انہوں نے کہا کہ مذکورہ دونوں شخصیات کا انتظامی امور سے کوئی تعلق نہ ہے نہ دینی نہ دنیاوی

دونوں لحاظ سے ہمارے لئے قابل احترام اور معزز افراد ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مقامی پولیس ان پر تبلیغ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ چار دیواری کے اندر تربیتی اجلاس تھے جن کا تبلیغ اور اشاعت سے کسی قسم کا کوئی پہلو نہیں نکلتا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزا خورشید احمد اور ایم جی احمد کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور آئندہ اس قسم کی کارروائیاں بند کی جانی چاہئیں۔

(روزنامہ جنگ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۹ء)

گیارہویں قسط

پاکستان کے مظلوم احمدیوں کی دردناک سرگذشت

پاکستان میں جماعت احمدیہ پر مظالم کا سلسلہ اور زیادہ شدید ہوتا جارہا ہے حکومت کے کارندے پہلے تو کلمہ طیبہ کو مٹاتے اور سیاہی پھیرتے تھے۔ اب یہ بدقسمت لوگ چھینی اور ہتھوڑے سے کلمہ طیبہ کو کھرچ کر اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ احباب کرام خصوصی دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور ان کے ظلم کے ہاتھ کو روک دے۔ اور ان دشمنانِ احمدیت کے لئے ہدایت کے سامان ظاہر فرمائے۔ آمین

ظلم و ستم و جور بڑھا جاتا ہے حد سے
ان لوگوں کو اب تو ہی سزا دے تو سنوارے (کلام محمود رض)

(ایڈیٹر)

چک سکندر سے تازہ اطلاع آپ کی خدمت میں بھجوائی جارہی ہے۔ ۱۱/۹/۸۹ کو چک سکندر میں بارہ بجے سے ۲ ½ بجے تک ایک جلسہ ہوا۔ جس کی صدارت پیر محمد عبد القادری نے کی اس جلسہ میں علاوہ دیگر مقررین کے مولوی غلام ربانی جامع مسجد لالہ موسیٰ اور ضیاء القادری سیالکوٹ نے بھی تقاریر کیں ان مقررین نے کہا کہ ہم نے اب احمدیوں کے خلاف جہاد شروع کر دیا ہے اور یہ قسم کھائی ہے کہ احمدیوں کی کھاریاں کی شاہانی مسجد میں ۲ر نومبر کو مغرب کی نماز ادا کریں گے اور دھمکی دی کہ اگر انتظامیہ نے ہمیں روکنے کی کوشش کی تو ہم اپنی جانیں قربان کر دیں گے یہ بھی کہا کہ ہم ۱۸ر اکتوبر کو اس سلسلہ میں پریس کانفرنس کر رہے ہیں اور ۲ر نومبر کو مسلح ہو کر احمدیہ مسجد پر حملہ کریں گے تاکہ احمدیوں کو وہاں سے نکال سکیں۔ جلسہ کی صدارت پیر محمد عبد القادری کر رہا تھا اس نے یہ بھی کہا کہ اگر ایڈمنسٹریشن نے روک ڈالی تو میں پہلی گولی چلاؤں گا۔

نوٹ:۔ شاہانی مسجد احمدیوں کی ہے (ان کی) مسجد نہیں یہ ایک مشترکہ مسجد تھی لیکن ۱۹۷۴ء کے بعد مسجد کے مسقف حصہ کو درمیان سے تقسیم کر دیا گیا ہے ایک حصہ میں احمدی اور دوسرے میں غیر احمدی نماز پڑھتے ہیں لیکن صحن مشترک ہے اس مسجد کی ملکیت شہر میں دو دکانیں بھی ہیں۔ ایک احمدیوں کے پاس ہے اور دوسری غیر احمدیوں کے پاس۔

اسی طرح یہ اطلاع بھی موصول ہوئی ہے کہ سرگودھا، نصور، خوشاب، نواب شاہ سندھ اور ضلع سیالکوٹ میں چونڈہ اور ڈسکہ میں صورت حال بہت سنگین ہو رہی ہے۔ ان علاقوں میں ختم نبوت کے علماء نے جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت کی مہم کو تیز تر کر دیا ہے۔ اور عوام کو جماعت کے خلاف اُکسایا جارہا ہے۔ بعض جگہوں پر احمدی کارکنان کو اغوا اور قتل کی دھمکیاں بر سر عام دی جا رہی ہیں۔ احباب جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائیں نیز اپنے اپنے ممالک میں سفارت خانوں کو ان حالات سے آگاہ کریں اور اپنے شعبہ کی رپورٹ علیحدہ کا نذیر حضرت اقدس کی خدمت میں بھجوائیں اگر ممکن ہو تو رپورٹ کی ایک نقل دفتر ہذا کو بھی بھجوا دی جائے۔ (نظارت علیا قادیان)

ربوہ

مولوی خدا بخش والی — سیکرٹری مجلس ختم نبوت مسلم کالونی کی درخواست پر مکرم نسیم سیفی ایڈیٹر الفضل آغا سیف اللہ پبلشر قاضی منیر احمد اور مرزا خورشید احمد ناظر اُمور عامہ کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸/سی ایک اور مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ۱۷ر ستمبر ۱۹۸۹ء کے الفضل میں تبلیغ کی گئی ہے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا گیا ہے۔

جھنگ

۱۹ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو کسی شخص نے پرانی مسجد احمدیہ جھنگ شہر میں رات کے وقت کھڑکی کے ذریعہ داخل ہو کر صفوں کو اکٹھا کر کے آگ لگا دی۔ ملحقہ مکینوں نے دھواں دیکھا تو فوراً آگ بجھا دی۔

بوریوالہ ضلع وہاڑی سٹی

مجسٹریٹ مورخہ ۱۶ر ستمبر ۱۹۸۹ء انتظامیہ کے دو آدمیوں کے ہمراہ مکرم عبد الرحیم مجاہد سیکرٹری اصلاح و ارشاد کے مکان پر آیا اور کہا کہ کالج کے طلباء نے .A.C سے شکایت کی ہے کہ آپ کے مکان کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے اور مطالبہ کیا کہ آپ اسے مٹا دیں۔ عبد الرحیم صاحب کے انکار پر وہ کلمہ طیبہ پر سیاہی پھیر کر چلا گیا۔

اس کے بعد وہ مولوی شمس الدین سیال صاحب ناظم انصار اللہ کے گھر گیا۔ وہ گھر پر نہ تھے۔ ان کی بیگم سے کہا کہ مکان پر کندہ کلمہ مٹا دیا جائے۔ انکار پر ہتھوڑا منگوا کر سیمنٹ توڑ کر نیچے گرا دیا گیا۔ اور کلمہ مٹا دیا گیا۔

لاہور

مورخہ ۲۹/۸/۸۹ کو علامہ اقبال میڈیکل کالج ہوسٹل میں شام کے کھانے پر ایک احمدی طالب علم اور ایک غیر احمدی طالب علم میں مذہبی گفتگو کے دوران اختلاف ہو گیا۔ غیر احمدی نے مشہور کر دیا کہ احمدیوں نے توہین رسالت اور توہین قرآن کی ہے۔ مورخہ ۲/۹/۸۹ پانچ احمدی طلباء کے کمروں میں قیمتی اشیاء نکال کر باقی چیزوں کو جلا دیا گیا۔ مورخہ ۹/۸۹ کو احمدی طلباء کو ہوسٹل سے نکال دیا گیا ہے۔ مورخہ ۵/۹/۸۹ کو شہر میں جلوس نکالا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ احمدی طلباء کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ شہر میں جماعت احمدیہ کے خلاف پمفلٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

سرگودھا

۵ر ستمبر ۱۹۸۹ء کو چک ۹۹ شمالی میں مجلس ختم نبوت کے کارکنان نے مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر جماعت کے خلاف گالی گلوچ کی اور نعرے بازی کی پھر جلوس کی شکل میں احمدی گھروں اور مسجد احمدیہ پر پتھراؤ کیا گیا۔ جماعت کے دوستوں نے مسجد کی حفاظت کی تو جلوس واپس چلا گیا۔

۶ر ستمبر ۱۹۸۹ء مبشر احمد بسرا مسجد سے گھر جارہے تھے کہ راستے میں ختم نبوت کے غنڈوں نے لاٹھیوں سے ان پر حملہ کر دیا۔ ایک خادم طاہر احمد گوندل نے اُن کو چھڑانے کی کوشش کی تو ان کو بھی شدید زخمی کر دیا گیا۔ مبشر احمد بسرا کی بیٹی ثمینہ نے جب اپنے والد کو دشمن کے نرغے میں دیکھا تو وہ دوڑ کر وہاں پہنچی اور چونکہ وہ گھسیٹے جانے کی وجہ سے ننگے ہو گئے تھے اپنی چادر اُتار کر ان پر دے دی۔ غنڈوں نے ثمینہ کو بھی تھپڑ مارے۔ مگر اسی اثناء میں دیگر لوگوں نے تینوں کو چھڑا لیا۔ مبشر احمد کے سر میں شدید چوٹیں آئی تھیں انہیں فوری ہسپتال پہنچایا گیا۔ طاہر احمد گوندل کو بھی مرہم پٹی کی گئی۔

کچھ دیر بعد اکرم طوفانی ان غنڈوں کو ساتھ لے کر کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے مسلح ہو کر ہسپتال پہنچا اور ڈاکٹر سے زبردستی سرٹیفکیٹ لے لیا کہ ان کے زخم آئے ہیں۔ پولیس نے دباؤ میں آکر ۹ احمدیوں کے خلاف پرچہ درج کر لیا ہے۔ جماعت نے بھی چھ آدمیوں کے خلاف پرچہ درج کرایا ہے۔ جنہوں نے مبشر احمد بسرا اور طاہر احمد گوندل پر حملہ کیا تھا۔

(باقی آئندہ)

دوسری قسط

کلمہ طیّبہ کی عزّت و عظمت کیلئے

اسیرانِ راہِ مولیٰ کی مثالی قربانیاں

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ربوہ

آپ ایک لطیفہ لکھتے ہیں۔ کہ یہاں جیل میں نہ منگل کا پتہ لگتا ہے نہ بدھ کا نہ اتوار یہاں منائی جاتی ہے۔ نہ جمعہ کی رعایت ہوتی ہے۔ ہاں ایک علامت ہے جو دنوں کا تشخص قائم رکھے ہوئے ہے۔ وہ یہ ہے کھانے میں پٹرول نما شوربے کا آنا یعنی اتوار سوموار سالن میں گوشت پکتا ہے جسے دیکھتے ہی ایک تو گھن آنے لگتی ہے تو دوسرے ذہن سوچ کے دباؤ میں آکر سکرین پر لکھ دیتا ہے کہ آج اتوار ہے یا سوموار۔

اسلامی فریضہ جمعہ سے محرومی کا یوں ذکر فرماتے ہیں کہ آج جمعہ تھا اور دل میں کئی مرتبہ یہ اُبال اُٹھا کہ یا اللہ ہمیں کب جمعہ پڑھنا نصیب ہوگا۔ اس کی تشنگی بڑھتی ہی جا رہی تھی یوں تو اس بڑھتی ہوئی تشنگی کو دور کرنے کے لئے میں نے کسی حد تک پروگرام بنا رکھا ہے کہ اس روز سورۃ جمعہ کی ہی تلاوت نماز فجر میں ہوتی ہے۔ پھر ظہر کی سنتوں میں تیسویں پارے کا آخری ربع اور فرض رکعات میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھ کر جمعہ کا احساس اور اس کی یاد کو تازہ کرتا ہوں مگر نماز جمعہ باجماعت میں جو مزا ہے اس کا نعم البدل شاید ممکن نہیں۔

اب جیل میں رمضان کی برکات کا حال سنیئے۔ روزوں میں جب کہ ہم آزاد حالت میں لسّی کا پورا جگ پیتے ہیں اور پھر چائے لازم و ملزوم ہو جاتی ہے۔ لیکن یہاں پر یہ نعمتیں نہ سحری کے وقت میسّر تھیں اور نہ افطاری کے وقت کیونکہ یہ گھر کی باتیں تھیں۔ بے شمار دفعہ سحری کے اوقات میں روٹی نہ دی گئی ہم اللہ پر توکل کرتے ہوئے بچے کھچے ٹکڑوں سے روزہ رکھ لیا اور ڈٹ کر بجا لاتے رہے۔ مگر اس کے باوجود روزے کے دوران نہ ہمیں بھوک نے تڑپایا اور نہ ہی پیاس نے اور نہ ہی خوراک کی کمی کی وجہ سے کسی قسم کی کمزوری کا احساس ہوا۔ سارے رمضان کے دوران ایک دن بھی ہم نے روزہ رکھنے سے پہلے یا کھولنے کے بعد چائے نہیں پی۔ لیکن ہمیں کبھی سر درد یا کسی قسم کی تھکاوٹ کا احساس نہیں ہوا کہ اسے چائے کے ذریعے نشاط میں بدلیں۔

۶ اگست ۸۷ء اسیرانِ راہ مولیٰ کی جیل میں عید کا حال سنیئے جو عید الاضحیہ تھی۔ گندم وارڈ کی پہلی چکی میں صفائی کروا کر نماز عید پڑھی یہاں پنکھا بھی لگا ہوا تھا۔ اس لئے بڑے سکون کے ساتھ نماز عید ہوئی اس دفعہ میں نے خطبہ عید میں خطبہ الہامیہ کا تفصیل سے تذکرہ کیا اور اس کے متعلق ضروری معلومات اور کوائف اپنے ساتھیوں کے ذہن میں بٹھانے کی کوشش کی۔ اور پھر خطبہ الہامیہ کے نفس مضمون سے آگاہ کرتے ہوئے بتایا کہ عید کی اصل روح اور غرض اپنی خواہشات اور دنیوی آلائشوں کے گلے پر چھری پھیرنا ہے حضرت اسماعیلؑ کی بھی در اصل یہی قربانی عند اللہ مقصود تھی گویا ہے

عمر میں اک بار مرنا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دن میں سو سو بار مرنا کام ہے ابرار کا

دوپہر کا کھانا ساڑھے گیارہ بجے آگیا ساڑھے بارہ بجے اپنے سیل میں بند ہو گئے۔ کچھ دیر آرام کی غرض سے لیٹ گیا۔ نیند آنے لگتی تو کوئی نہ کوئی وجہ بیداری ہو جاتی ہے اس طرح ڈیڑھ بجے کا وقت ہو گیا ہو گا چنانچہ اُٹھ کر کھڑا ہوا وضو کر کے نماز ظہر ادا کی اتنے میں شام گنتی کھل گئی میں نے اجازت لی اور وارڈ ۳ میں چلا گیا جہاں اپنے باقی چار اسیر بھائیوں کے ساتھ نصف گھنٹہ کے قریب وقت گزارا۔ وہاں سے واپسی پر دوستوں سے ملاقاتیں ہوئیں نماز عصر اپنے وقت پر ادا کی اور شام تک مزید کھانا نہ آنے کے باعث یونہی بند ہو گئے رانا صاحب کے بقول بعد دوپہر کھانے کی دوسری قسط باہر سے آنا تھی جس وجہ سے رفیق طاہر صادق صاحب نے مقامی طور پر بھی کچھ نہ پکایا اور اس طرح سے آج عید ہونے کے باوجود شام کو بغیر کھانے کے رہے یہ جیل ہے ہر چند کے بھوک زیادہ نہ تھی مگر ایسی بات بھی نہ تھی کہ تھوڑا کھانا نہ کھایا جا سکتا ہو چنانچہ مجبوری کے اس عالم میں اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ چلو اپنی خواہش کو ترک کر دو کہ یہی تو آج کی عید کا سبق ہے گو کہ اس سے دل کو تسلی ہوئی اور روح کو سکون۔ مگر دل یہ جانتا ہے کہ یہ بامر مجبوری ہے۔ اس لئے ابھی تک (شب کے گیارہ بجے) دل مچل رہا ہے۔ لیکن آج میں نے بھی اسے ایسے ہی بھوکا رکھنے کی ٹھان رکھی ہے۔ یعنی مجبوراً۔ خدا حافظ۔

ایک بڑی دلچسپ تجویز سوجھی جسے بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ میرے پاس ایک ریڈیو ہے میں اس امر کا بطور خاص اہتمام کرتا ہوں اور وہ یہ کہ جب اذان کا وقت ہوتا ہے تو ریڈیو کی پوری آواز کھول دیتا ہوں اور اپنے سینے کی بھڑاس نکالتا ہوں میرا خیال ہے اگر جیل کے باہر بھی ریڈیو کو اذان کے لئے استعمال کیا جائے تو اس سے کسی حد تک تشنگی دُور ہوتی رہے گا۔ اور گھر میں بچوں کی تربیت کا کام بھی ہوتا رہے گا اور بچے اذان سے مانوس اور واقف رہیں گے اس طرح قانون کی گرفت بھی نہیں ہو سکے گی۔ اور دشمن بھی ناکام رہے گا۔ کیونکہ دشمن کا تو یہ منصوبہ ہے کہ تربیتی اعتبار سے احمدیت کی آئندہ نسل کو چیل کر رکھ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بد منصوبوں سے ہماری آئندہ نسل کو محفوظ رکھے۔ آمین

اسی طرح ملاقات کے متعلق لکھتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے دوران ہماری ایک بھی ملاقات نہ آئی اور ایسا بہت عرصہ بعد ہوا پہلے ہر ہفتہ کم از کم ایک ملاقات تو ہو جایا کرتی تھی مجھے اس بات پر کوئی شکوہ نہیں کیونکہ ہر دوست کی کوئی نہ کوئی مصروفیت ہوتی ہے اگر کوئی نہیں آسکا اس میں شکوہ کیا آخر ہم یہاں پر قربانی کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اگر اس میں راحت اور سکون ہی رہے اور کوئی مشکل نہ ہو اور ہماری سوچ اور خواہش کے خلاف کچھ نہ ہو تو قربانی کا مزہ کم ہو جاتا ہے۔ ہمیں یہاں کئی قسم کی مجبوریاں ہوتی ہیں اور کس طرح عام ملازموں کے سامنے بے بس ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نت نئے طریقے سے ہمیں ذہنی طور پر پریشان رکھتے ہیں اس کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ ایک دفعہ میں حوض پر نہانے کے لئے گیا تو عملے کی طرف سے مجھے یہ کہہ کر منع کیا گیا کہ تم یہاں آج کے بعد نہیں نہاؤ گے کیونکہ باقی لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ ظاہر ہے اس واقعہ کا پس منظر کیا ہو سکتا تھا۔

بعض دفعہ ان کا مقصد ہم کو ذہنی طور پر پریشان رکھنا ہوتا ہے۔ اور اس کی آڑ میں ہم سے کچھ نہ کچھ اینٹھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اکثر ان کا شر خیر کے پردے میں چھپا ہوتا ہے اور اسی طریقے دوہرا فائدہ اُٹھاتے ہیں ایک اپنا مطلب حل کر لیتے ہیں اور دوسرے اپنے اس ماہرانہ اور ماہرانہ سے زیادہ شاطرانہ انداز سے ہمارے ناتواں کندھوں پر احسان کا پنڈ چھوڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک روز ایک سپاہی کہنے لگا کہ تمہارے متعلق یہ شکایت ہو رہی ہے کہ قرآن کے حروف مٹاتے ہو اور بعد میں اپنی

مرضی سے نتیجہ دیتے ہو۔ جب کہ امر واقعہ اس میں کوئی حقیقت نہ تھی صرف ہمیں تنگ کرنے کیلئے ایسی باتیں تراشی جاتی ہیں جن سے دوسرے قیدی بھی ہم سے متنفر ہو جائیں۔ ان امور سے ہمارے ماحول کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے اگر اس قسم کے ماحول میں بھی ہم پورے اعتماد، حوصلہ اور اس کیچڑ سے بکلی بے پرواہ ہو کر اپنا سفر جاری رکھیں تو کیا وہ خدا تعالےٰ کا غیر معمولی اور بے پایاں فضل اور احسان نہ ہوگا۔

ان اسیران راہ مولیٰ کو کئی مرتبہ زیور محمدیؐ یعنی بیڑیوں، ہتھکڑیوں کے بندھن سے باندھا گیا اور پھانسی کی کال کوٹھڑیوں میں جیسے ہمارے یہ اسیران "زندگی کی بقعۂ نور کوٹھڑی" کے الفاظ سے مزین کرتے ہیں پھینک دیا جاتا ہے۔ تو یہ وہاں بھی اپنے دینی فرائض سے غافل نہیں ہوتے۔ ان زیوروں سے آراستہ ہو کر چلنا پھرنا تو در کنار اٹھنا بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ہمارے ایک اسیر ان زیوروں سے آراستہ ہو کر اپنی ایک نماز کی آپ بیتی یوں بیان کرتے ہیں کہ جب سے ہمیں بیڑیاں لگیں ہماری ہر قسم کی سرگرمیاں ختم ہو گئیں کیونکہ اس قسم کے موذی آلات کے ساتھ جب کہ شلوار میں ازار بند بھی نہ ہو کوئی بھی کام کرنا ناممکن ہو جاتا ہے لیکن جب نماز کا مرحلہ آیا تو اللہ پر توکل کرتے ہوئے اس کے آستانہ پر حاضری دی۔ باقی حالتوں میں تو بیڑی نے تنگ نہ کیا مگر جب سجدہ میں گئے تو بیڑی کو درست کرنے میں جونہی پاؤں ہلائے تو پہلے تو توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے نیچے گر پڑے اور ساتھ ہی منہ ٹھوڑی پر بھاری بھرکم ٹھوکر سے ہل کر رہ گیا۔ کیونکہ سجدہ کی حالت میں بیڑی ٹھوڑی تک پہنچی ہوئی تھی۔ ادھر ذرا سا پاؤں ہلایا نہیں اور ادھر اس نے اپنا کام دکھایا نہیں۔

۱۵ فروری ۱۹۸۶ء کو ظالمانہ سزا سننے کا واقعہ بھی سن لیجئے۔ میں جب مذکورہ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا تو میرے ارد گرد بھی نمبردار کھڑے تھے میری تصدیق کرنے کے لئے کہ واقعی میں وہی ہوں جو انہیں مطلوب ہوں مجسٹریٹ نے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ تم کو ملٹری کورٹ نے موت کی سزا سنائی ہے۔ اس نے ابھی فقرہ ختم نہ کیا تھا کہ میں جو بے یقینی کے عالم میں تھا پوری طرح قائم ہو گیا اور کہا بہت اچھا اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ تمہیں مزید دس ہزار روپیہ جرمانہ بھی کیا گیا ہے۔ اور وضاحت کی کہ اس فیصلہ پر رحم کی اپیل تیس دن کے اندر اندر صدر پاکستان کو کر سکتے ہو۔ میں نے دل سے کہا کہ رحم کی اپیل تو میں کرنے سے رہا گو جہاں تک ہمارا معاملہ ہے ہمیں اس حکومت سے قطعاً کسی خیر کی امید نہیں اور نہ ہی ہمارا اس پر تکیہ ہے اور ہم ہمیشہ احکم الحاکمین کی طرف سے نازل ہونے والی خیر کا سوچتے ہیں اور اسی سوچ کو دعا کی لہروں میں ڈھال کر اپنے رب کریم کے عرش عظیم کی جانب روزانہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں آخر کبھی تو یہ سیاہی اور ظلم و استبداد کا دور ختم ہو گا۔ اگر ہمارے سروں کے چراغ اسے ختم نہ کر سکیں تو انشاء اللہ کسی حد تک اسے کم تو ضرور کر دیں گے۔ مجسٹریٹ کی بات ختم ہوتے ہی میری زبان پر الحمد للہ کا ورد جاری ہو گیا یہ چند لمحات میرے لئے اس قدر عجیب تھے کہ میں ان کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا میرے جسم میں ایسی لہر دوڑ گئی کہ مکمل سکون ہو گیا۔

درد ایسا ہے کہ ہر رگ میں ہے محشر برپا
اور سکوں ایسا کہ مرجانے کو جی چاہتا ہے

میرے ذہن پر یہ خیال حاوی ہو گیا کہ یہ میرے ساتھ مذاق کر رہا ہے اور خدا کی قسم مجھے یہ حکم نامہ کھلونے کی طرح محسوس ہوا میرے جسم کا ذرہ ذرہ اور میرے ذہن کا خلیہ خلیہ جانتا تھا کہ سزا سراسر غلط اور یہ فیصلہ سراسر بہیمیت کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے لہذا مجھے اس کی ذرہ بھر پرواہ محسوس نہ ہوئی بلکہ میری کیفیت کسی شاعر کے مطابق یہ تھی۔

مجھ کو خلاف میرے ناکردہ گناہوں کی قسم
اور بھی دیدے اگر اور سزا باقی ہے

اور ساتھ ہی شہادت حسینی کی پیروی کرتے ہوئے اپنی شہادت کے پروانے پر دستخط ثبت کر دیئے۔

وہ تم کو حسین بناتے ہیں اور آپ یزیدی بنتے ہیں
یہ کیا ہی سستا سودا ہے دشمن کو تیر چلانے دو

میں نے اپنے آپ کو ذہنی لحاظ سے ہر قسم کے واقعے کے لئے تیار کر لیا اور اس آخری وقت میں جب کہ مجھ سے ہر قسم کا سامان واپس لے لیا گیا اور تنہائیوں کے گڑھے میں پھینک دیا گیا تو اس تنہائی کے وقت میں میرا ذہن مختلف سمتوں میں دوڑنے لگا سب دوست احباب اور زندگی کے گزارے ہوئے سال آنکھوں کے سامنے ایک فلم کی طرح گذرنے لگے۔ میں ان سوچوں میں ڈوب کر کسی احساس محرومی کا شکار نہیں ہونا چاہتا تھا تو یکدم میرا ذہن عبد اللطیف شہید کے رستہ کی طرف مڑ گیا اور دل کو ایک سکون آگیا اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہوا اور نماز کے دوران اس صورتحال کا احساس ہونے کے بعد اللہ تعالےٰ سے اپنا عہد دہرایا کہ۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

ساتھ ساتھ استقامت کے لئے دعا کی اور پیش آمدہ صورتحال کے مقابلہ مردانہ وار اور بشاشت کے ساتھ مقابلہ کے لئے ہمت اور طاقت چاہیئے اور قیدی جوڑا پہن کر اپنے اصل روپ میں آگیا بیڑی کے ساتھ یہ مرحلہ طے ہو رہا تھا کہ میرا دروازہ کھول دیا گیا اور مجھے شلے کی نگرانی میں پھانسی گھر لے جایا جانے لگا میں نے اپنی حالت پر نظر ڈالی تو۔ میرا دل سرور سے بھر گیا کہ میری جیب میں وہ رومال تھا جو کچھ روز قبل حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے از راہ شفقت بھجوایا تھا اور مزید میں نے حضور ہی کی بھیجی ہوئی جرابیں پہنی ہوئی تھیں چنانچہ ان چیزوں کو دیکھ کر قدرے تسلی ہوئی کہ کچھ نہ کچھ تو متبرک ساتھ لے کر جا رہا ہوں پھر ہم سے ایک کاغذ پر دستخط کروائے گئے جس کا مضمون یہ تھا کہ میں ان ناکارہ قیدیوں کی رحم کی درخواست مسترد کرتا ہوں حالانکہ ہماری رحم کی درخواست تھی ہی نہیں۔

قیدیوں کی تعداد کمروں کی نسبت بہت زیادہ ہے اسی لئے ایک ایک کمرے میں ۴، ۴، ۵، ۵ قیدی جانوروں کی طرح بند کئے ہوتے ہیں۔ ان میں تین ماہ کا عرصہ کیسے گذرا۔

پنجوں کی زندگی کا سب سے تکلیف دہ مرحلہ صبح نماز کے پہلے شروع ہوا جب کہ بیت الخلاء والے کونے کا استعمال شروع ہوا۔ ہم میں سے ایک اٹھتا اور وہاں پہنچ کر ایک مخصوص نعرے کے ذریعے ہمیں ہوشیار کر دیتا کہ ٹھیک ہو جاؤ۔ میں نے کہا ٹھیک کیسے ہوں پھر دیکھا کہ باقی ساتھی دوسری طرف منہ کے اوپر چادر لے کر بیٹھ گئے ہیں اور اس نازک وقت کے گذر جانے کا انتظار کرنے لگے میں نے بھی یہ پوزیشن سنبھالی مگر میرے ناک اور کانوں کے لئے یہ وقت اس قدر تکلیف دہ تھا کہ ناقابل بیان مگر اب اسی کو برداشت کرنا تھا جب مذکورہ ساتھی فارغ ہو جاتا تو دوبارہ آواز دیتا کہ ٹھیک ہو جاؤ۔ جب ہم چاروں ساتھی باری باری ان حالتوں سے گذر چکے تو ہم نے اپنی اپنی نماز شروع کر دی نماز کیا پڑھنی تھی سانس لینا دشوار بلکہ ناممکن ہو رہا تھا۔ خود تصور کیجئے کہ ۱۰×۱۰ کے کمرے میں چار جوان پڑے ہوں اور پھر ایک کونہ گندگی کے ڈھیر سے لدا پھدا پڑا ہو وہاں فضا اور ہوا کی کیفیت کیا ہو گی نماز کے بعد ناشتے والا آیا سب نے چائے لی مگر ایسے میں چائے کیا پینی تھی مگر وہ لوگ ایسے ماحول اور ایسی فضاء کے اب تک عادی ہو چکے تھے اس مصیبت اور سخت تکلیف دہ اور اذیت ناک حالت سے بڑی دیر بعد جان چھوٹی۔

(باقی آئندہ)

درخواست دعا

• مکرم سراج احمد صاحب ادنا پور اعانت بدر میں مبلغ ۱۰ روپے ادا کر کے صحت و سلامتی اور کاروبار میں برکت کے لئے۔ • مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور یاری پورہ اعانت بدر میں ۵/ روپے ادا کر کے اپنی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

میرے مولیٰ تیری نصرت کہاں ہے

اسیر راہِ مولیٰ کی فغاں ہے
نہیں شکوہ میں سجدہ میں پڑا ہوں
تیری ناراضگی ہی تو ہے جہنم
تو رب العالمین ہے میرے پیارے
تیری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر
نظر آتا نہیں تجھ بن سہارا
میں زندانوں کی رونق بن گیا ہوں
میں زندہ ہوں کہ میرے حیّ و قیّوم
اِدھر مُلّا اُدھر اُس کے حواری
میں دو پاٹوں کے اندر پِس رہا ہوں
بنا ہے جرم تیرا نام لینا
کہے جو سلام کرتے ہیں گرفتار
تیرے کلمہ کو سینہ پر سجایا
تیرے کلمہ کی عزت اور حفاظت
ڈراتے ہیں مجھے دار و رسن سے
خوشی سے چوم لونگا آگے بڑھ کر
میں مسجد سے پکڑ لایا گیا ہوں
مظالم کا سمندر موجزن ہے
بیاں کیسے کروں میں ساری باتیں
نہیں ہے مختصر اتنا یہ قصہ
نہیں انصاف کی دنیا سے امید
کرم فرما بچالے ظالموں سے
مسیح پاک بتلا فرما گئے ہیں
مجھے تو امتحاں میں پاس کر دے
ہدایت ظالموں کو دے کہ ہر دل
یہ سب بندے تیرے ہیں بندہ پرور
انہیں بھی نور سے کر دے منوّر
زمانہ پر کھلے رازِ حقیقت
اطاعت میں ہیں اُن کی جاری انعام
محمد پر ہماری جاں فدا ہے

میرے مولیٰ تیری نصرت کہاں ہے
کہ شاکر میرے تن کا ہر رواں ہے
رضا میں تیری جنت بے گماں ہے
تو مالک ہے رحیم و مہرباں ہے
اسی نے تھام رکھا سب جہاں ہے
اندھیر اگھپ مصائب کا دھواں ہے
تیری ہی حمد میرا حرزِ جاں ہے
مجھے معلوم ہے تو پاسباں ہے
نرالا ہی یہ عدلِ دشمناں ہے
وہ کہتے ہیں بڑا ہی سخت جاں ہے
وہ کہتے ہیں تو کیوں دیتا اذاں ہے
وہ کہتے ہیں کہ حکمِ حاکماں ہے
کہ یہ کلمہ ہماری روح و جاں ہے
کروں گا جب تلک اپنی جاں میں جاں ہے
وہ کیا جانیں کہ میری وقفِ جاں ہے
کہ ہر اک احمدی کی ہی یہ شاں ہے
کسے معلوم اب جانا کہاں ہے
ستم ہے جور ہے سیل رواں ہے
زباں چلتی نہیں منہ میں زباں ہے
بہت لمبی یہ خونی داستاں ہے
تیری درگاہ میں میرا بیاں ہے
تو ہی آقا۔ تو ہی شاہِ جہاں ہے
کہ یوں ہو نا تمہارا امتحاں ہے
کہ رحمت تیری بحرِ بیکراں ہے
تیری دو انگلیوں کے درمیاں ہے
تیرا ہی سب زمین و آسماں ہے
نشاں دکھلا کہ تو نورِ جہاں ہے
محمدؐ کیسے ختمِ مرسلاں ہے
غلام احمد مسیحائے زماں ہے
کہ اُس کے فیض کا دریا رواں ہے

محتاجِ دعا احقر العباد
چوہدری عنایت اللہ احمدی لندن

برہ پورہ (بہار) میں مباہلہ کے متعلق کاروائی

مکرم ایم اے باقی صاحب دیوگھر سے تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم حیدر علی صاحب ایڈووکیٹ دیوگھر کی جانب سے جب سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے چیلنج مباہلہ کی مطبوعہ دو کاپیاں برہ پورہ کے مخالفین کے سربراہ مکرم محمد اسرائیل صاحب ایڈووکیٹ کی خدمت میں بھیجی گئی تھیں اور پھر بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک یاد دہانی بھی کروائی گئی تھی تو اسرائیل صاحب ایڈووکیٹ برہ پورہ نے اپنی ایک تقریر کے دوران تین بار اعلان کیا تھا کہ ہمیں مباہلہ کا چیلنج قبول ہے۔ قبول ہے قبول ہے۔ اسی طرح دوسرے مخالف لیڈر ایس اے حق نے مباہلہ کا چیلنج موصول ہونے کے بعد مخالفت کا طوفان برپا کر دیا تھا۔ اس کو

"سلسلہ" میں ریکارڈ ہونا چاہیئے۔ لہٰذا محترم حیدر علی صاحب کی چٹھی جو یاد دہانی پر مشتمل ہے من وعن درج ذیل ہے۔

برہ پورہ بھاگلپور شہر کا ہی ایک محلہ سمجھا جاتا ہے۔ یہ پڑھے لکھے مسلمانوں کی ایک مہذب بستی ہے۔ مبلغ کی حیثیت سے راقم الحروف کا ان لوگوں سے قریبی تعلق رہا ہے۔ ان سب کی ہدایت کے لئے خصوصی درخواست دعا ہے۔

تیر تاثیر محبت کا خطا جاتا نہیں + تیر اندازو نہ ہونا سست اس میں زینہار
(درثمین)

(ایڈیٹر)

REGTD WITH A/D

HYDER ALI
ADVOCATE
BAR ASSOCIATION
CIVIL COUR
P.O/Dist - DEOGHAR.
PIN- 814112
13.4.89

بخدمت مکرم جناب اسرائیل صاحب ایڈووکیٹ محلہ برہ پورہ۔ بھاگلپور
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ضروری تحریر خدمت یہ ہے کہ خاکسار نے قبل ۳/۲/۸۹ کو بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ WITH A/D آپ کو خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے مباہلہ کے چیلنج کی دو کاپی ارسال کی تھیں اور آپ جیسے سخت مخالفِ احمدیت سے اُمید کی تھی کہ آپ اس چیلنج مباہلہ کو بلاشرط قبول کرتے ہوئے اس کی ایک کاپی پر فریق ثانی کے مقام پر اپنا دستخط کر کے خاکسار کو ارسال کر دیں گے اور آپ بھی اس کی تشہیر کریں گے اور خاکسار بھی۔ آپ کو مباہلہ کے چیلنج کی دونوں کاپیاں موصول ہو چکی ہیں۔ لیکن آپ نے ابھی تک اس پر دستخط کر کے نہیں بھیجا ہے جس کا مطلب یہ سمجھا جائے گا کہ آپ نے راہِ فرار اختیار کی ہے۔

پھر بھی اس ضمن میں آپ کی یاد دہانی کرائی جا رہی ہے تاکہ آپ کو مباہلہ کے چیلنج کے بلاشرط قبول کرنے کا موقع دیا جائے اور آپ کی طرف سے راہِ فرار کا راز فاش ہو جائے اور آپ کی حقیقت سب پر عیاں ہو جائے۔

والسلام خاکسار
13/4/89 حیدر علی

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت کا فرض

زکوٰۃ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی ادائیگی کیلئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت تاکیدی حکم ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں نماز کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دوست قرآن کریم کے اس حکم پر عمل پیرا ہیں اور بغیر کسی تحریک کے اپنی اس اہم ذمہ داری کو پورا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین

لیکن نظارت ہذا کی معلومات کے مطابق بعض احباب ایسے ہیں جن پر زکوٰۃ تو واجب ہے لیکن مسائل سے عدم واقفیت کی وجہ سے یا اپنی غفلت کی وجہ سے ان کی طرف سے زکوٰۃ وصول نہیں ہو رہی ہے۔ لہٰذا عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مقامی طور پر صاحب حیثیت افراد کا جائزہ لیں اور زکوٰۃ واجب ہونے کے باوجود ادائیگی نہ کرنے والے دوستوں سے وصولی کا انتظام کر کے نظارت ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرماویں۔ واضح ہو کہ زکوٰۃ کی رقم خلیفۂ وقت یا خلیفۂ وقت کی نمائندگی میں مرکزی زکوٰۃ کمیٹی کی اجازت کے بغیر از خود مستحقین میں تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مسائل زکوٰۃ سے متعلق نظارت ہذا میں ایک رسالہ موجود ہے اگر کسی جماعت یا دوست کو ضرورت ہو تو چٹھی آنے پر رسالہ مفت بھجوا دیا جائیگا۔

ناظر بیت المال آمد

منقولات

پاکستان میں احمدیوں کے ہیڈ کوارٹر ربوہ میں چھاپے

۴۔ اصحاب گرفتار ۳ کی تلاش کیلئے چھاپے

ان پر حکم امتناعی کی خلاف ورزی اور احمدیت کی تبلیغ کا الزام

اسلام آباد یکم نومبر۔ احمدیوں کے ہیڈ کوارٹر ربوہ میں چار سرکردہ احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تین کی گرفتاریوں کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ان پر دفعہ 144 کی خلاف ورزی کر کے خدام الاحمدیہ اور اطفال کی تنظیم کے اجلاس منعقد کرنے کا الزام ہے۔ گرفتار شدگان میں مرزا طاہر احمد کے چچا زاد بھائی اور انجمن احمدیہ ربوہ کے ناظر امور عامہ مرزا خورشید احمد اور ایڈیشنل ناظم اصلاح و ارشاد ایم۔ جی احمد محمد لطا اور عبد الغفور شامل ہیں۔ جبکہ تین اصحاب فدا حسین۔ حافظ مظفر احمد پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ اور عبد الحق ایڈوکیٹ سرگودھا کی تلاش ہے جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری راجہ غالب احمد نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ ان دونوں تنظیموں کی تربیتی نوعیت کی نشستیں چار دیواری کے اندر کی جا رہی تھیں۔ ان میں غیر از جماعت اصحاب شامل نہیں تھے۔ اس لئے یہ کہنا غلط ہے کہ ان اجلاس میں تبلیغی سرگرمیاں جاری نہیں ہیں ان کے لئے ڈپٹی کمشنر جھنگ سے تحریری اجازت نامہ حاصل کیا گیا تھا۔ مگر اسسٹنٹ کمشنر نے یہ منسوخ کر دیا اور گرفتاریاں کریں۔ مرزا خورشید احمد اور ایم جی احمد کا ان اجلاسوں سے کوئی انتظامی تعلق نہ تھا۔ اس طرح جماعت احمدیہ کے جذبات کو مجروح کر کے انہیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ صبر و تحمل اور امن پسندی کے رویہ سے انحراف کریں اور اشتعال انگیزی پیدا کی جائے

احمدیوں نے اپنی عبادت گاہ بیت الاقصیٰ سے ریلوے پھاٹک تک پرامن جلوس بھی نکالا جس میں مرزا غلام احمد زندہ باد۔ اور انجمن احمدیہ زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

(روزنامہ پرتاپ جالندھر ۲ نومبر ۸۹ء)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)

AUTOWINGS
15, SANTHOME HIGHROAD
MADRAS 600004
PHONE NO 76360
74350
آٹو ونگس

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر:۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
(پتہ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری۔ نارتھ ناظم آباد کراچی فون ۶۲۹۴۴۳

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی سٹورز، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

الیس اللہ بکاف عبدہ
پیشکردہ :۔ بانی پولیمرز کلکتہ ۔ ۴۶
ٹیلیفون نمبرز:۔ ۵۲۰۶ - ۵۱۳۷ - ۴۰۲۸ - ۴۳

درخواست ہائے دعا

● ۔ مکرم عبدالمجید صاحب ٹاک یاڑی پورہ پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرکے اپنے بچوں کے امتحان میں کامیابی کے لئے ۔ ● ۔ مکرم سیّد امداد علی صاحب چک ایرچھ پانچ روپے ادا کرکے اپنی والدہ محترمہ کی شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے ۔ ● ۔ مکرم عبدالخالق صاحب راتھر شورت اعانتِ بدر میں پچاس روپے ادا کرکے اپنی مرحوم والدہ محترمہ عزیزی بیگم کی روح کو ایصالِ ثواب اور اپنی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :۔ ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳۰۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073.
PHONE } 275475.
RESI. 275303.

اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ

(اپنے بھائی کو ہدایت کرو!)

AZ

MOHAMMAD RAHMAT
PHONE. C/O. 896008
SPECIALIST IN ALL KINDS OF
TWO WHEELER MOTOR VEHICLES.
45, B. PANDUMALI COMPOUND.
DR. BHADKAMKAR MARG. BOMBAY - 400008.

الخیر کلّہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD:
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ارشادِ نبوی

اَسْلِمْ تَسْلَمْ

اسلام لا۔ تو ہر خرابی، برائی اور نقصان سے محفوظ ہو جائے گا

(محتاجِ دعا)

یکے از ارکینِ جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قائم ہو پھر سے حکمِ محمد جہان میں ؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO.OP HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6 GROUND FLOOR, OLD CHAKALA.
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE. 6348179 } BOMBAY - 400099.
RESI. 6289389

اِشْفَعُوْا تُؤجَرُوْا

(سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا!) (حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES

SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS,
DEALERS IN :-
TIMBER TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD.
MANUFACTURER OF :-
WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM.
(KERALA)

اصلاحِ نفس

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ ۔ (بخاری)

ترجمہ :۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ انسان کے جسم میں ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے کہ جب وہ اچھا ہو جائے تو تمام جسم اچھا ہو جاتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو تمام جسم خراب ہو جاتا ہے اور اے مسلمانو ہوشیار ہو کر سن لو کہ وہ دل ہے ۔

طالبانِ دعا :۔ محمد شفیق سہگل ۔ محمد نعیم سہگل ۔ محمد لقمان جہانگیر ۔ مبشر احمد ۔ ہارون احمد ۔

پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم کلکتہ

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی کریں گے۔
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈرلیز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر: 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس — کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس — انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.

CANNANORE – 670001. PHONE :- 4498

HEAD OFFICE :- PAYANGADI (P.O.)

PIN. 670303 (KERALA)

PHONE No. 12.

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش

SARA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC. CHAPPALS

SHOE MARKET, NAYA PUL.

HYDERABAD – 500002. PHONE :- 522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ...)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

پتہ: نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے اسٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

فون نمبر: 42916

AUTHORISED JEEP JOBBERS PARTS

AUTHORISED DISTRIBUTORS — AMBASSADOR · TREKKER · BEDFORD · CONTESSA

AUTHORISED DEALERS — PERKINS P3 P4 P6 P6/354

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ

ٹیلیفون نمبر: 28 – 5222, 28 – 1652

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔۔۔!!

آٹو ٹریڈرز — ۱۶ - مینگو لین - کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

AUTO TRADERS, 16 – MANGOE LANE CALCUTTA – 700001.

"ہر ایک جو بچایا جائے گا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائے گا!"
(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®

CALCUTTA–15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!